

آیات ۳۲ تا ۳۵

دو کردار اور اُن کا انجام

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ	پھر کون ہے زیادہ ظالم اُس سے جس نے جھوٹ بولا اللہ پر
وَكَذَبَ بِالْصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ	اور جھٹلایا سچائی کو جب وہ آئی اُس کے پاس
أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝۳۲	کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانہ کافروں کے لیے؟
وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ	اور جو لایا سچائی
وَصَدَّقَ بِهِ	اور اُس نے تصدیق کی اُس کی
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝۳۳	یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔
لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ	اُن کے لیے ہے جو وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس
ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝۳۴	اور یہ بدلہ ہے نیک لوگوں کا۔
لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا	تاکہ دور کر دے اللہ اُن سے بدترین اعمال کو جو اُنہوں نے کیے
وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۳۵	اور بدلہ میں دے اُنہیں اُن کا اجر اُن بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کرتے رہے۔

یہ آیات انسانوں کے دو کردار اور پھر ہر کردار کا انجام بیان کر رہی ہیں۔ پہلا کردار اُس بدنصیب انسان کا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھوٹ منسوب کرتا ہے اور سچی بات کو جھٹلاتا ہے۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے اور دعوت توحید کو جھٹلاتا ہے۔ ایسا شخص سب سے بڑا ظالم ہے اور اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اِس کے برعکس وہ انسان ہے جو ہمیشہ حق بیان کرتا ہے اور جب بھی اُس کے سامنے حق آئے اُسے نہ صرف قبول کرتا ہے بلکہ اُس کا ساتھ دیتا ہے۔ ایسے سعادت مند ہی متقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی پاکیزہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اللہ تعالیٰ ایمان رکھنے کے انعام میں اُن کے چھوٹے ہی نہیں بڑے گناہ بھی معاف فرما دے گا اور حق کا ساتھ دینے کا اجر اُن کے بہترین اعمال کی مناسبت سے عطا فرمائے گا۔ اُنہیں ہر وہ نعمت فراہم کی جائے گی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا حسین انجام عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۳۷

کیا اللہ تعالیٰ، بندے کے لیے کافی نہیں؟

کیا نہیں ہے اللہ کافی اپنے بندے کے لیے؟	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا
اور وہ ڈراتے ہیں آپ کو اُن سے جو اللہ کے سوا ہیں	وَيَخَوُّونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ
اور جسے گمراہ کر دے اللہ تو نہیں ہے اُسے کوئی ہدایت دینے والا۔	وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝۳۶
اور جسے ہدایت دے اللہ تو نہیں ہے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا	وَمَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّضِلٍّ
کیا نہیں ہے اللہ زبردست، انتقام لینے والا؟	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝۳۷

مشرکین اُن لوگوں کو جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معبود مانتے ہیں ، اپنے خود ساختہ معبودوں کی نداشتگی سے ڈراتے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معبود مانتا ہے وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہی ہے جس کے اختیار میں جملہ مخلوقات کا نفع و نقصان ہے ۔ مولانا محمد علی جوہر نے کیا خوب کہا ہے

کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف

کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیے ہے

جسے اللہ تعالیٰ توحید کی ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس بدنصیب کی گمراہی پر اللہ تعالیٰ کا حتمی فیصلہ ہو جائے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا بے شک اللہ تعالیٰ زبردست اور انتقام لینے والا ہے ۔

آیات ۳۸ تا ۴۰

خود ساختہ معبود بے اختیار اور لاچار ہیں

وَلَيْنِ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ	اور یقیناً اگر آپ پوچھیں اُن سے کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو؟
لَيَقُولُنَّ اللَّهُ	وہ ضرور کہیں گے اللہ نے
قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ	فرمائیے تو کیا تم نے دیکھا ہے اُن ہستیوں کو جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا
إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ	اگر ارادہ کرے اللہ میرے بارے میں کسی نقصان کا
هَلْ هُنَّ كُشِفَتْ ضُرُّهُ	کیا وہ ہٹانے والی ہیں اُس کے نقصان کو
أَوْ أَرَادَنِيَ بِرَحْمَةٍ	یا ارادہ فرمائے اللہ میرے بارے میں رحمت کا

ہَلْ هُنَّ مُمْسِكَتٌ رَحْمَتِهِ	کیا وہ روکنے والی ہیں اللہ کی رحمت کو
قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ	فرمائیے کافی ہے میرے لیے اللہ
عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿۳۸﴾	اُس پر ہی بھروسہ کرتے ہیں بھروسہ کرنے والے۔
قُلْ يَقَوْمِ اعْبُدُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ	فرمائیے اے میری قوم! تم عمل کیے جاؤ اپنی جگہ پر
إِنِّي عَامِلٌ	بے شک میں بھی عمل کر رہا ہوں
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾	پس عنقریب تم جان لو گے۔
مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ	کون ہے کہ آتا ہے اُس پر ایسا عذاب جو رسوا کر دے گا اُسے
وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۴۰﴾	اور اترے گا اُس پر دائمی عذاب۔

مشرکین یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ پوری کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ان آیات میں انہیں آگاہ کیا گیا کہ اگر انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت نازل ہو تو کوئی خود ساختہ معبود اُس کی مدد نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنی رحمت سے نواز دے تو اُس کی رحمت کو کوئی روک نہیں سکتا۔ دانش مندی یہ ہے کہ اُسی پر بھروسہ کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ آپ ﷺ مشرکین کو حق کی دعوت دیتے رہیں۔ اگر وہ قبول نہ کریں تو انہیں چیلنج دیں کہ تم جو کچھ کر سکتے ہو کر لو۔ بہت جلد دیکھ لو گے کہ کس پر رسوا کن اور ہمیشہ طاری رہنے والا عذاب نازل ہوتا ہے۔

آیت ۴۱

داعی کی ذمہ داری حق پہنچانا ہے، منوانا نہیں

بے شک ہم نے اے نبیؐ آپ پر نازل کی ہے کتاب لوگوں کے لیے حق کے ساتھ	إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ
پھر جو ہدایت قبول کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے کے لیے	فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ
اور جو گمراہ ہوتا ہے	وَمَنْ ضَلَّ
تو بے شک وہ گمراہ ہوتا ہے اپنی ہی تباہی کے لیے	فَاتَّخَذَ يَظِلُّ عَلَيْهَا
اور نہیں ہیں آپؐ اُن پر نگران۔	وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿۳۱﴾

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو اُن کی ذمہ داری سے آگاہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر قرآن حکیم کی صورت میں حق نازل کر دیا ہے۔ اُن کی ذمہ داری ہے کہ یہ حق لوگوں تک پہنچا دیں۔ اب لوگوں کا اختیار ہے کہ حق قبول کر کے ابدی نعمتیں حاصل کریں یا حق کا انکار کر کے ابدی عذاب سے دو چار ہوں۔ لوگوں سے حق منوانا نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس آیت میں داعی کے لیے ایک اہم ہدایت ہے۔ اپنی ذمہ داری کی حد اگر سامنے نہ رہے تو داعی بہت بڑی گمراہی کا شکار ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی دعوت منوانے کے لیے لوگوں کی خواہش کے مطابق حق میں ترمیم کر دیتا ہے یا حق کے بعض اجزاء کو چھپاتا ہے۔ حق میں تحریف یا اُس کا چھپانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کا داعی بننے اور بلا کی ویشی حق کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۴۲

زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے

اللہ پورا پورا لے لیتا ہے جانوں کو اُن کی موت	اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا
---	--

کے وقت	
اور اُن (جانوں) کو جنہیں موت نہیں آئی ہے اُن کی نیند کی حالت میں	وَالَّتِي لَهُ تَمُتُ فِي مَنَامِهَا
پھر روک لیتا ہے اُسے ، فیصلہ فرمادیا اُس نے جس کی موت کا	فَيُسِّكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ
اور بھیج دیتا ہے دوسری کو ایک مقررہ مدت تک کے لیے	وَيُرْسِلُ الْآخَرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
بے شک اِس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو غور و فکر کریں۔	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۳۹﴾

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو نیند کی صورت میں ایک موت سے دوچل کر دیتا ہے۔ جس کی زندگی کے دن پورے ہو چکے ہوں اُسے حقیقی موت دے دیتا ہے اور جس کی مہلت عمر باقی ہو اُسے عارضی موت یعنی نیند سے بیدار کر دیتا ہے۔ گویا انسان مکمل طور پر اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ یہ ضمانت نہیں رکھتا کہ رات کو جب وہ سوئے گا تو صبح لازماً زندہ ہی اٹھے گا۔ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ ایک گھڑی بھر میں اُس پر کیا آفت آسکتی ہے۔ اگلا لمحہ اُس پر زندگی کا لمحہ ہوگا یا موت کا۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں بے بس ہے وہ کیسا سخت ندان ہے اگر اُسی سے غافل یا اُس کا نافرمان ہو۔ اِس آیت کے مضمون کی روشنی میں ایک ایمان افروز دعا ہے جو نبی اکرم ﷺ رات کو سونے سے قبل مانگا کرتے تھے: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتَ جَنِيَّ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنَّ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَرْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَلَا تُخْطِئْ بِهَا نَفْسًا فَاخْطِئْ بِمَعْبَادِكَ الصَّالِحِينَ۔۔۔ "اے میرے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو بستر پر لگا رہا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اُٹھوں گا۔ اگر نیند کے دوران تو نے میری جان قبض کر لی تو اِس پر رحم فرمائیے گا۔ اگر تو نے مجھے دوبارہ زندہ کر دیا تو میری اِسی طرح سے حفاظت فرمائیے گا جیسی آپ اپنے نیک بندوں کی (آفات، فتنوں اور نافرمانیوں سے) حفاظت فرماتے ہیں" (بخاری و مسلم)

آیات ۴۳ تا ۴۴

شفاعت اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے

امْرَأَتُكَ وَأَمِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءُ	کیا انہوں نے بنالیے ہیں اللہ کے سوا سفارشی
قُلْ أَوْ لَوْ كَانُوا لَا يَهْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾	اے نبی! فرمائیے بھلا اگرچہ وہ نہ اختیار رکھتے ہوں کچھ اور نہ سمجھتے ہوں۔
قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا	فرمائیے اللہ ہی کے اختیار میں ہے شفاعت ساری کی ساری
لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	اُسی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی
ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۴۴﴾	پھر اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

ہر دور میں مشرکین یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کے خود ساختہ معبود روز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کے حق میں شفاعت کریں گے اور انہیں جہنم سے بچا کر جنت میں لے جائیں گے۔ ان آیات میں واضح کیا گیا کہ شفاعت کا مکمل اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اُس کے سوا دیگر معبود بے اختیار ہیں۔ تمام انسان اُس کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔ وہ جس نیک بندے کو چاہے گا شفاعت کی اجازت دے گا۔ شفاعت کس کے حق میں کی جائے یہ فیصلہ بھی وہی فرمائے گا۔

آیات ۴۵ تا ۴۶

اعمال کی جوابدہی سے بچنے کے لیے شرک کا سہارا

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ	اور جب ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا اُس کی توحید کے ساتھ
---------------------------------	---

تنگ پڑتے ہیں دل اُن کے جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر	إِشْمَازَتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
اور جب ذکر کیا جاتا ہے اُن کا جو اللہ کے سوا ہیں	وَإِذَا ذُكِّرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ
تو اُسی وقت وہ بہت ہی خوش ہو جاتے ہیں۔	إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۳۵﴾
اے نبی! دعا کیجئے اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے!	قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اے ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے!	عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
آپ ہی فیصلہ فرمائیں گے اپنے بندوں کے درمیان	أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
اُس بات میں جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔	فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۳۶﴾

جو لوگ نہیں چاہتے کہ آخرت میں اُن سے اُن کے اعمال کی باز پرس ہو ، ایسے ہی لوگ من گھڑت معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہیں اور اُن کی شفاعت کے ذریعہ حساب کتاب سے بچنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ توحیدِ خالص کی دعوت سے اختلاف کرتے ہیں اور جھوٹے معبودوں کی تعریف و تحسین سے خوش ہوتے ہیں۔ گویا اُن کو اصل محبت اللہ تعالیٰ سے نہیں بلکہ دیگر معبودوں سے ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے احسانات کی ناشکری کرنے والے یہ لوگ حق ماننے کو تیار ہی نہ ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ ہی سے فریاد کی جاسکتی ہے کہ وہ فیصلہ فرما دے گا کہ کون حق پر ہے اور کون گمراہی سے دوچار ہے؟

آیات ۴۷ تا ۴۸

روزِ قیامت کوئی فدیہ سزا سے نہ بچا سکے گا

وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا	اور اگر واقعی اُن لوگوں کے لیے کہ جنہوں نے ظلم کیا ہے
مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا	وہ ہو جو زمین میں ہے سب کا سب
وَمِثْلَهُ مَعَهُ	اور اُس کی مانند اور بھی ہو اُس کے ساتھ
لَا فَتَدَوَّابِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ	وہ یقیناً فدیہ میں دیں گے اُسے عذاب کی سختی سے بچنے کے لیے روزِ قیامت
وَبَدَّاهُمْ مِنَ اللَّهِ	اور ظاہر ہو جائے گا اُن کے لیے اللہ کی طرف سے
مَا لَمْ يَكُونُوا يُحْتَسِبُونَ ﴿۴۰﴾	وہ جس کا انہوں نے گمان بھی نہ کیا تھا۔
وَبَدَّاهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا	اور ظاہر ہو جائیں گی اُن کے لیے وہ برائیاں جو انہوں نے کمائی تھیں
وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۴۱﴾	اور گھیر لے گا انہیں وہ (عذاب) جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

روزِ قیامت مشرکین چاہیں گے کہ ہر ممکن شے بطورِ فدیہ دے کر خود کو عذاب سے بچالیں لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اُن کے تمام جرائم سامنے آجائیں گے۔ عذاب بھی ایسا بدتر ہوگا جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرک اور روزِ قیامت کی رسوائی و بربادی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۹ تا ۵۲

اللہ کا احسان اور انسان کی ناشکری

اور جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف وہ پکارتا ہے ہمیں	فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا
پھر جب ہم عطا کرتے ہیں اُسے کوئی نعمت اپنی طرف سے	ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنَّا
بلکہ وہ ایک آزمائش ہے	بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ
اور لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾
یقیناً کہی تھی یہی بات اُن لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے	قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
تو کام نہ آیا اُن کے جو وہ کمایا کرتے تھے۔	فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۴۰﴾
تو آپڑیں اُن پر برائیاں اُن اعمال کی جو اُنہوں نے کمائے تھے	فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا
اور وہ لوگ جو ظلم کر رہے ہیں ان میں سے	وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَؤُلَاءِ
جلد ہی آپڑیں گی اُن پر برائیاں اُن اعمال کی جو وہ کما رہے ہیں	سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا
اور وہ نہیں ہیں بے بس کرنے والے (اللہ کو)۔	وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۴۱﴾
کیا اُنہوں نے نہیں جانا	أَوْ لَمْ يَعْلَمُوا
بے شک اللہ کشادہ کرتا ہے روزی جس کے لیے چاہتا ہے	إِنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ

وَيَقْدِرُ	اور تگ کرتا ہے (جس کے لیے چاہے)
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٦﴾	بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

انسان جب تکلیف سے دوچار ہوتا ہے تو گرگڑا کر اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکارتا ہے۔ جب وہ تکلیف دور کر دیتا ہے اور اپنی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اس نعمت کے حصول کو اپنی صلاحیت اور تدبیر کا نتیجہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے۔ ماضی میں بھی انسانوں کی یہ روش رہی اور انہیں اس کی سزا ملی۔ جو لوگ آج بھی ناشکری کر رہے ہیں اگر باز نہ آئے تو عذاب کا سامنا کریں گے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی ہے جو بندوں کا رزق وسیع کرتا ہے اور جب چاہے اُس میں کمی کر دیتا ہے۔ یہ دونوں صورتیں آزمائش کی ہیں۔ آزمائش میں کامیاب ہونے کے لیے درست روش یہ ہے کہ نہ صرف تکلیف میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے بلکہ نعمت اور راحت عطا ہونے پر بھی اُس کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حال میں اپنی یاد اور اپنے احکامات کا پاس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۵۳

قرآن حکیم کی سب سے زیادہ امید افزاء آیت

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ	اے نبی! بتا دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنی جانوں پر
لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ	مایوس نہ ہو اللہ کی رحمت سے
إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا	بے شک اللہ بخش دیتا ہے گناہ سب کے سب

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۵۴﴾

بے شک وہی ہے بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ آیت گناہ گاروں کے لئے قرآن کی سب آیتوں سے زیادہ امید افزاء ہے (معارف القرآن، از مفتی محمد شفیع)۔ اس آیت میں بشارت دی گئی کہ کثرت سے گناہ کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ وہ اگر سچی توبہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ اپنی شانِ غفاری و رحیمی کے طفیل اُن کے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔ بقول اقبال

موتی سمجھ کے شانِ کربئی نے جن لیے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

آیات ۵۴ تا ۵۵

عذاب آنے سے پہلے سچی توبہ کر لو

وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ	اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف
وَأَسْلِمُوا لَهُ	اور فرمانبرداری کرو اُس کی
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ	اس سے پہلے کہ آجائے تم پر عذاب
ثُمَّ لَا تَنْصَرُونَ ﴿۵۴﴾	پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔
وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ	اور پیروی کرو سب سے اچھی بات کی جو نازل کی گئی ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً	اس سے پہلے کہ آجائے تم پر عذاب اچانک

وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۵۵﴾

اور تم اُس کا گمان بھی نہ کرتے ہو۔

یہ آیات گناہ گاروں کو تلقین کر رہی ہیں کہ وہ اچانک عذاب آنے سے پہلے سچی توبہ کر لیں۔ سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ:

i۔ گناہوں پر واقعی ندامت ہو۔

ii۔ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کو چھوڑنے کا وعدہ کیا جائے۔

iii۔ گناہوں کو بالفعل چھوڑ کر توبہ کی سچائی ثابت کی جائے۔

iv۔ اگر کسی کا حق مارا ہے تو لوٹا دیا جائے یا اُس سے معاف کرا لیا جائے۔

v۔ اگر کسی کے ساتھ زیادتی کی ہے تو اُس سے معافی حاصل کی جائے۔

vi۔ آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق بسر کرنے کا پکا ارادہ کیا جائے۔

vii۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر انتہائی خوبصورتی اور ذوق و شوق سے عمل کی کوشش کی جائے۔

آیات ۵۶ تا ۵۹

توبہ نہ کرنے والوں کی حسرت

اَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يُحْسِرُنِي عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ	(ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہے ہائے حسرت ہے اُس پر جو میں نے کوتاہی کی اللہ کی جناب میں
وَإِنْ كُنْتُ لِمِنَ السَّخِرِينَ ﴿۵۶﴾	اور بے شک میں تو تھا یقیناً ہنسی مذاق کرنے والوں میں سے۔
أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي	یا کہے اگر واقعی اللہ نے ہدایت دی ہوتی مجھے

لَكُنْتُ مِنَ النَّاصِقِينَ ﴿۵۷﴾	یقیناً میں ہوتا پرہیز گاروں میں سے۔
أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ	یا کہے جب وہ دیکھے عذاب
لَوْ أَنَّ لِي كَرْهًا	کاش کہ ہو جائے میرے لیے ایک بار لوٹنا
فَأَكُونُ مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿۵۸﴾	تو میں ہو جاؤں گانیک لوگوں میں سے۔
بَلَىٰ	کیوں نہیں!...
قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي	یقیناً آئی تھیں تیرے پاس میری آیات
فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ	پھر تو نے جھٹلایا انہیں اور تکبر کیا
وَكَنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۵۹﴾	اور تو تھا انکار کرنے والوں میں سے۔

جب اُن بد نصیبوں پر جو گناہوں سے توبہ نہیں کرتے اچانک عذاب آتا ہے تو وہ اپنے گناہوں پر حسرت کرتے ہوئے افسوس کرتے ہیں کہ ہم نے عذابوں کی وعیدوں کو سنجیدگی سے نہیں سنا اور انہیں سنی ان سنی کر دیا۔ کاش اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم متقی بن جاتے۔ اگر وہ اب ہمیں مہلت دے تو ہم اس قدر نیک ہو جائیں گے کہ محسنین کے درجہ پر پہنچ جائیں گے۔ افسوس! عذاب آنے کے بعد کوئی حسرت اور فریاد انسان کے کام نہ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارے پاس میرے احکامات آئے تھے لیکن تم نے انہیں جھٹلایا یا عملی طور پر پس پشت ڈال دیا۔ گویا عملی اعتبار سے تم نے بھی وہی روش اختیار کی جو کافروں نے کر رکھی تھی۔ لہذا آج کسی رعایت کی توقع نہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکامات پر عمل اور موت کی گھڑی آنے سے پہلے پہلے گناہوں پر سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۰ تا ۶۱

روزِ قیامت اچھا اور برا انجام

اور روزِ قیامت تم دیکھو گے اُن لوگوں کو جنہوں نے جھوٹ منسوب کیا اللہ کے ساتھ	وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ
اُن کے چہرے سیاہ ہوں گے	وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ
کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانہ تکبر کرنے والوں کے لیے؟	أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾
اور بچالے گا اللہ انہیں جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اُن کے کامیاب ہونے کی وجہ سے	وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ
نہیں پہنچے گی انہیں کوئی تکلیف	لَا يَسَّهُمُ السُّوءُ
اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔	وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦١﴾

روزِ قیامت ایسے لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھوٹ منسوب کرتے ہیں یعنی کسی کو اُس کا شریک قرار دیتے ہیں یا اُس کی صرف شانِ رحیمی کا ذکر کر کے اور اسی پر بھروسہ کر کے گناہوں پر کاربند رہتے ہیں۔ اُس کے احکامات کی یوں ڈھٹائی کے ساتھ نافرمانی دراصل سرکشی اور تکبر ہے۔ تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں کو ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیش کی راحت میں ہوں گے اور انہیں کوئی غم لاحق نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہی انجام عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۲ تا ۶۳

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہر مشکل سے نکال دیتا ہے

اللہ ہی بنانے والا ہے ہر چیز کا	اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
اور وہی ہر چیز کا کاساز ہے۔	وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝۲۱
اسی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں	لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور جنہوں نے انکار کیا اللہ کی آیات کا	وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
وہی لوگ خسارے میں جانے والے ہیں۔	أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝۲۲

شیطان انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر گناہوں پر توبہ کر لی تو مالی دشواریوں کا سامنا ہو گا۔ بعض لوگ ناراض ہو جائیں گے جس سے مشکلات پیدا ہوں گی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو تسلی دی کہ میں تمہارا خالق ہوں، تمہاری تمام ضرورتوں کا نگران اور پورا کرنے والا ہوں۔ آسمان اور زمین کے تمام خزانے میرے اختیار میں ہیں۔ مجھ پر بھروسہ کر کے گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو میں مایوس نہیں کرتا۔ اُن کے لیے میں ہر مشکل سے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہوں۔ جو بدنصیب اللہ تعالیٰ کی مذکورہ بالا بشارتوں پر ایمان نہیں رکھتے وہی درحقیقت خسارے میں جانے والے ہیں۔

آیات ۶۴ تا ۶۶

باطل کے ساتھ سمجھوتے کی زور دار نفی

اے نبی! فرمائیے کیا غیر اللہ کے بارے میں تم حکم دیتے ہو مجھے کہ میں عبادت کروں اُن کی اے جاہلو!	قُلْ أَغْيِرَ اللَّهُ تَأْمُرُونِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ۝۶۴
---	--

وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ	حالانکہ یقیناً وحی کیا جا چکا ہے آپؐ کی طرف
وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ	اور اُن کی طرف جو آپؐ سے پہلے تھے
لَئِنْ أَشْرَكَتَ	بلاشبہ اگر بالفرض آپؐ نے شرک کیا
لَيَجْبُطَنَّ عَمَلُكَ	تو ضرور ضائع ہو جائے گا آپؐ کا عمل
وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿١٥﴾	اور آپؐ ضرور ہو جائیں گے خسارہ پانے والوں میں سے۔
بَلِ اللّٰهُ فَاعْبُدْ	بلکہ اللہ ہی کی پھر عبادت کیجئے
وَ كُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٦﴾	اور ہو جائیے شکر ادا کرنے والوں میں سے۔

سردارانِ قریش مکی دور کے آخر میں نبی اکرم ﷺ پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وہ اُن کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں۔ اس سمجھوتے کے تحت ایک معین عرصہ تک نبی اکرم ﷺ مشرکین کے ساتھ مل کر اُن کے معبودوں کی عبادت کریں۔ پھر اتنے ہی عرصہ مشرکین صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔ ان آیات میں بڑی سختی کے ساتھ سمجھوتہ کی اس پیشکش کو مسترد کر دیا گیا

باطل دوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے

شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

مشرکین کو آگاہ کیا گیا کہ شرک کی نحوست تمام نیک کاموں کے اجر کو برباد کر دیتی ہے۔ اگر کسی نبی نے بھی بالفرض شرک کیا تو اُس کی تمام نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ گویا نبی کی طرف سے شرک کرنے کا امکان ہی نہیں۔ تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے کہ وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کریں اور اُس کے شکر گزار بن کر رہیں۔ انبیاء اُسی کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اُس کے باغیوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے۔

آیات ۶۷ تا ۷۰

قیامت کے مناظر

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ	اور انہوں نے قدر نہیں کی اللہ کی، جیسا کہ حق تھا اُس کی قدر کرنے کا
وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ	حالانکہ زمین پوری کی پوری اُس کی مٹھی میں ہوگی روزِ قیامت
وَالسَّيِّئَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بَيْنَيْنَهُ	اور تمام آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اُس کے دائیں ہاتھ میں
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٧﴾	پاک ہے وہ اور بلند و برتر ہے اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ	اور پھونکا جائے گا صور میں
فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ	تو مر جائیں گے وہ سب جو آسمانوں میں ہیں
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ	اور وہ سب جو زمین میں ہیں
إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ	سوائے اُس کے جس کے لیے چاہے اللہ
ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ	پھر پھونکا جائے گا صور میں دوسری بار
فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ﴿٦٨﴾	پھر اچانک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔
وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا	اور روشن ہو جائے گی زمین انکے رب کے نور سے

وَوُضِعَ الْكِتَابُ	اور رکھ دیا جائے گا (ہر اک کے سامنے) نامہ اعمال
وَجَاءَتْ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ	اور لائے جائیں گے انبیاء اور گواہ
وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ	اور فیصلہ کر دیا جائے گا اُن کے درمیان حق کے ساتھ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۹﴾	اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔
وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ	اور پورا پورا دیا جائے گا (بدلہ) ہر شخص کو اُس کا جو اُس نے عمل کیا
وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿۲۰﴾	اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے اُسے جو وہ کر رہے ہیں۔

ان آیات میں قیامت کے کئی مناظر کا بیان ہے :

i۔ روزِ قیامت پوری زمین اللہ تعالیٰ کی مٹھی میں ہو گی اور تمام آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ بلاشبہ ہم اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کا اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔ وہ ہر شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

ii۔ روزِ قیامت جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو جملہ مخلوقات موت سے دو چار ہو جائیں گی، سوائے اُن کے جنہیں اللہ تعالیٰ زندہ رکھے گا۔

iii۔ جب دوسری بار صور میں پھونک ماری جائے گی تو تمام کے تمام انسان زندہ ہو کر میدانِ حشر میں حاضر ہوں گے۔

iv۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں سے زمین پر نزول فرمائیں گے تاکہ انسانوں کا حساب لیں۔ نزولِ باری تعالیٰ سے زمین پر ایسا نورِ ربّانی پھیلے گا کہ وہ جگمگا اٹھے گی۔

v۔ تمام انسانوں کے ہاتھوں میں اُن کے نامہ اعمال دیے جائیں گے۔

vi۔ انبیاء اور دیگر گواہ انسانوں کے اعمال پر گواہی کے لیے لائے جائیں گے۔

vii۔ ہر انسان کے انجام کا اُس کے اعمال کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور کسی کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں کی جائے گی۔

آیات ۷۱ تا ۷۲

کافروں کی جہنم کی طرف روانگی

اور ہانکے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے جہنم کی طرف گروہ در گروہ	وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا
یہاں تک کہ جب وہ آئیں گے جہنم کے پاس	حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
کھولے جائیں گے اُس کے دروازے	فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا
اور کہیں گے اُن سے جہنم پر مامور فرشتے کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے	وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ
وہ تلاوت کرتے تھے تم پر تمہارے رب کی آیات	يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُم
اور خبردار کرتے تھے تمہیں اس دن کی ملاقات سے	وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا
وہ کہیں گے کیوں نہیں! اور لیکن ثابت ہو گئی عذاب کی بات کافروں پر۔	قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾
کہا جائے گا داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں	قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اُس میں	خَالِدِينَ فِيهَا

فَبِئْسَ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٤٦﴾

پس برا ہے تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ۔

کافروں کو گروہوں کی صورت میں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ جب بھی کوئی گروہ جہنم کے پاس پہنچے گا تو اُس کے دروازے کھولے جائیں گے۔ جہنم پر مامور فرشتے اُن سے پوچھیں گے کہ کیا اللہ کے رسولوں نے تمہیں احکامات الہی نہیں سنائے تھے؟ کیا تمہیں روز قیامت کے برے انجام سے خبردار نہیں کیا گیا تھا؟ جہنم کی طرف آنے والے اقرار کریں گے کہ ہم تک حق پہنچ چکا تھا لیکن ہم نے جان بوجھ کر حق سے گریز کیا۔ اب ان بد نصیبوں کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ بلاشبہ سرکشوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... اے اللہ محفوظ فرما ہمیں جہنم کے عذاب سے۔ آمین!

آیات ۷۳ تا ۷۴

متقیوں کی جنت کی طرف آمد

اور لے جائے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اپنے رب کی، جنت کی طرف گروہ در گروہ	وَسَيُقَى الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا
یہاں تک کہ جب وہ آئیں گے جنت کے پاس	حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
اور کھول دیے گئے ہوں گے اُس کے دروازے	وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا
اور کہیں گے اُن سے جنت پر مامور فرشتے سلام ہو تم پر، تم پاکیزہ رہے	وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
پس داخل ہو جاؤ جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہو کر۔	فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٤٧﴾
اور وہ کہیں گے کل شکر اللہ کے لیے ہے کہ جس نے سچا کر دیا ہم سے اپنا وعدہ	وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ

وَأَوْثَقْنَا الْأَرْضَ	اور وارث بنادیا ہمیں جنت کی زمین کا
نَتَّبِعُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ	ہم رہیں جنت میں جہاں ہم چاہیں
فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿۴۶﴾	پس کیا ہی عمدہ بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔

متقی یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والے، گروہوں کی صورت میں جنت کی طرف لائے جائیں گے۔ جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے تو اُس کے دروازے پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہوں گے۔ جنت پر مامور فرشتے انہیں مبارک بلا دیں گے، اُن کی تحسین کریں گے اور ہمیشہ ہمیش کے لیے جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہونے کی بشارت دیں گے۔ اہل جنت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے کہ اُس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور جنت کی وسیع و عریض سرزمین کا وارث بنایا۔ بلاشبہ عمل کرنے والوں کا نہایت خوب بدلہ ہے

جنت تیری پنہاں ہے تیرے خونِ جگر میں

اے پیکرِ گل کو شش پیہم کی جزا دیکھ

آئیے ہم بھی اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کریں:

وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْكِبَرِ إِيَّا عَزِيزًا غَفَّارًا يَأْذَنُ الرَّحِيمِينَ

"اور ہمیں داخل فرما جنت میں نیک لوگوں کے ساتھ، اے بہت زبردست ہستی!، اے بہت بخشنے والی ہستی! اے سب سے بڑھ

کر رحم فرمانے والی ہستی"۔!

آیت ۷۵

فرشتوں کے درمیان اختلافات کا فیصلہ

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَاقِّقِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	اور تم دیکھو گے فرشتوں کو کھیرا ڈالے ہوئے عرش کے گرد
--	--

وہ تسبیح کر رہے ہونگے اپنے رب کی حمد کے ساتھ	يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
اور فیصلہ کر دیا جائے گا اُن کے درمیان حق کے ساتھ	وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ
اور کہا جائے گا کل شکر اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔	وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۴۵﴾

فرشتے اللہ تعالیٰ کی باشعور مخلوق ہیں۔ وہ مختلف معاملات کے حوالے سے اپنی اپنی آراء رکھتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل فرماتا ہے تو وہ باہم اُس حکم کی حکمت اور نتائج کے حوالے سے اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ روز قیامت جب اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے بارے میں فیصلہ فرمادے گا اور وہ جنت یا جہنم میں چلے جائیں گے۔ اب اللہ تعالیٰ اُن کے درمیان اختلاف رائے کا بھی فیصلہ سنادے گا۔ تمام فرشتے مل کر کہیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ... کل شکر اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سورۃ مؤمن

صرف اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرنے کا بیان

یہ سورۃ مبارکہ توحیدِ عملی کے اس پہلو کو اجاگر کر رہی ہے کہ ہمیں اپنی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اور صرف اُسی سے دعا کرنی چاہیے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۶ عظمت و جلالِ باری تعالیٰ
- آیات ۷ تا ۹ فرشتوں کی اہل ایمان کے لیے خوش کن دعا
- آیات ۱۰ تا ۲۲ مضامینِ عبرت و موعظت
- آیات ۲۳ تا ۴۶ آلِ فرعون کی سرکشی اور انجام
- آیات ۴۷ تا ۵۰ اہل جہنم کی فریاد
- آیات ۵۱ تا ۸۵ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

آیات ۱ تا ۳

دعا اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہیے

ح۔ میم۔	حَمِّ ①
نازل کیا جانا ہے اس کتاب کا اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، سب کچھ جاننے والا۔	تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ②
وہ بخشنے والا ہے گناہ	غَافِرِ الذَّنْبِ
قبول فرمانے والا ہے توبہ	وَقَابِلِ التَّوْبِ

شَدِيدِ الْعِقَابِ	دینے والا ہے بہت سخت سزا
ذِي الطُّوْلِ	ہے بڑے فضل والا
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ⑤	اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان ہوئی ہے جو اس بات کی مظہر ہے کہ دعا صرف اُسی سے مانگنی چاہیے۔ بیان کیا گیا کہ قرآن حکیم اُس شان والے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے نازل فرمایا جو:

i۔ زبردست ہے یعنی جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ گویا ہر دعا پوری کر سکتا ہے۔

ii۔ سب کچھ جاننے والا ہے۔ اُسے علم ہے کہ کس بندے کی کیا حاجت ہے اور اُس کی حاجت روی کن اسباب سے کی جاسکتی ہے۔

iii۔ گناہوں کو معاف کرنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ بڑے بڑے گناہ کرنے والوں کو بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ وہ سچے دل سے توبہ کر کے اُس سے بخشش مانگیں، وہ ضرور نظرِ کرم فرمائے گا۔

iv۔ شدید سزا دینے والا ہے یعنی مظلوموں کی فریاد رسی کرتے ہوئے ظالموں کو عبرتناک عذاب دے سکتا ہے۔

v۔ بڑی وسعت والا ہے یعنی جو چاہے اور جتنا چاہے عطا کر سکتا ہے۔

بلاشبہ مذکورہ بالا صفات والی ہستی ہی معبودِ حقیقی ہے اور بالآخر اُسی کے سامنے حاضر ہونا ہے۔

آیات ۶ تا ۴

کافروں کا برا انجام ہے

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا	جھگڑا نہیں کرتے اللہ کی آیات میں مگر وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
فَلَا يَغُرُّكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ①	تو اے نبی! دھوکہ میں نہ ڈال دے آپ کو اُن کی چلت پھرت شہروں میں۔
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ	جھٹلایا تھا ان سے پہلے قوم نوح نے
وَالْكَذَّابُ مِنْ بَعْدِهِمْ	اور کئی اور جماعتوں نے بھی اُن کے بعد
وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ	اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول کے بارے میں کہ وہ پکڑ لیں اُن کو
وَجَدُوا بِالْبَاطِلِ	اور اُنہوں نے جھگڑا کیا باطل کے ساتھ
لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ	تاکہ وہ کمزور کر دیں اس کے ذریعہ حق کو
فَاخْذُثْهُمْ	تو میں نے پکڑ لیا اُنہیں
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ②	پھر کیسی تھی میری سزا؟
وَكَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا	اور اسی طرح ثابت ہو گئی آپ کے رب کی بات اُن لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا
أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ③	کہ وہی آگ والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی آیات اور اُن میں بیان ہونے والی تعلیمات کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جنہوں نے کفر پر ہٹ دھرمی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ بدنیت ہیں۔ حق کو سمجھنا نہیں بلکہ اُسے نچا دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہی روش قوم نوح اور کئی سابقہ قوموں کی تھی۔ اُنہوں نے

رسولوں پر دست درازی کی جسارت کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاکت سے دوچار کیا۔ اسی طرح جو لوگ نبی اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کی تعلیمات کے انکار پر ڈٹے رہیں گے ان کا بھی برا انجام ہوگا۔ دنیا میں ان کی وقتی شان و شوکت محض چار دن کی چاندنی ہے، اس کے بعد ان کے لیے نہ ختم ہونے والی اذیت ناک اندھیری رات ہے۔

آیات ۷ تا ۹

فرشتوں کی اہل ایمان کے لیے خوش کن دعا

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ	اور وہ فرشتے جو اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو
وَمَنْ حَوْلَهُ	اور جو اُس کے ارد گرد ہیں
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وہ تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ
وَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ	اور وہ ایمان رکھتے ہیں اُس پر
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اور بخشش مانگتے ہیں اُن کے لیے جو ایمان لائے
رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً	(عرض کرتے ہیں) اے ہمارے رب! تو کھیرے ہوئے ہے ہر شے کو رحمت اور علم سے
فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا	پس بخش دے انہیں جنہوں نے توبہ کی
وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ	اور پیروی کی تیرے راستے کی
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝	اور بچا انہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب سے۔
رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنَّٰتِ عَدْنِ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ	اے ہمارے رب! داخل فرما انہیں اُن رہنے والے باغات میں جن کا تو نے وعدہ کیا ہے اُن سے

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ	اور انہیں بھی جو نیک ہوئے اُن کے باپ دادا میں سے
وَأَزْوَاجِهِمْ	اور اُن کی بیویوں میں سے
وَذُرِّيَّتِهِمْ	اور اُن کی اولادوں میں سے
إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ①	بے شک تو ہی ہے زبردست، کمالِ حکمت والا۔
وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ	اور بچا انہیں برائیوں سے
وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ	اور جسے تو بچالے برائیوں (کے انجام) سے اُس دن
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ	تو واقعی تو نے رحم کیا اُس پر
وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ②	اور یہی تو ہے شاندار کامیابی۔

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقررین یعنی اُس کا عرش اٹھانے والے اور عرش کے گرد طواف کرنے والے فرشتے اُس کی تسبیح و حمد کرتے ہوئے اُن اہل ایمان کے لیے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جو گناہوں پر توبہ کرتے اور سیدھے راستہ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں کہ نہ صرف ان مومن بندوں کو بلکہ اُن کے اہل ایمان باپ دادا، اولاد اور بیویوں کو جنت کی نعمت عطا کی جائے۔ انہیں ہر طرح کی سختیوں اور عذاب سے بچالیا جائے۔ بلاشبہ جو خوش نصیب اُس روز کے شر سے محفوظ رہا اُس پر تو اللہ تعالیٰ نے خوب کرم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی فرشتوں کی دعاؤں کا مصداق بنائے اور اپنے سایہٴ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۲ تا ۱۰

اہل جہنم کی عبرتناک بیزاری

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
انہیں پکار کر کہا جائے گا یقیناً اللہ کی بیزاری زیادہ بڑی تھی تمہاری اپنے آپ سے بیزاری سے	يُنَادُونَ لَبِئْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ مَفْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ
جب تمہیں بلایا جاتا تھا ایمان کی طرف	إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ
تو تم انکار کرتے تھے۔	فَتَكْفُرُونَ ⑩
وہ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے موت دی ہمیں دوبار	قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ
اور تو نے زندہ کیا ہمیں دوبار	وَ أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ
ہم اعتراف کرتے ہیں اپنے گناہوں کا	فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا
تو کیا (جہنم سے) نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟	فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ⑪
(کہا جائے گا) یہ اس لیے کہ جب بلایا جاتا تھا اللہ کی طرف اُس کی توحید کے ساتھ تم انکار کرتے تھے	ذِكْرُكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدًا كَفَرْتُمْ
اور اگر شرک کیا جاتا اُس کے ساتھ، تم ایمان لے آتے تھے	وَإِنْ يُشْرَكَ بِهِ تُؤْمِنُوا
پس اب فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے جو بہت بلند، بہت بڑا ہے۔	فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ⑫

اہل جہنم عذاب کی شدت سے برے حال میں ہوں گے۔ بیزار ہو کر خود کو کوس رہے ہوں گے کہ انہوں نے دنیا کی وقتی لذتوں کے بدلے خود کو کتنے بڑے عذاب کا مستحق بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں آج جو بیزاری ہو رہی ہے، مجھے اس سے زیادہ

ناراضگی ہوتی تھی جب تم دنیا میں ایمان کی دعوت کو جھٹلاتے تھے۔ جہنمی عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! آپ نے ہماری روحوں کو بنایا اور عہدِ الست لینے کے بعد انہیں ایک موت سے گزارا۔ پھر انہیں زندہ کر کے جسم کے ساتھ دنیا میں بھیجا۔ پھر ایک موت سے دوچار کیا۔ پھر دوبارہ زندہ کیا۔ اسی طرح ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اپنے گناہوں کی تلافی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر گز نہیں۔ دنیا میں تم نے توحید کی خالص دعوت کو ٹھکرا دیا اور ایسے نظریات کو قبول کیا جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیگر معبودوں کو بھی شریک قرار دیا گیا تھا۔ اب اپنے شرک کے جرم کا مزہ چکھو۔ آج کوئی تمہارا من گھڑت معبود تمہاری مدد کو نہیں آ رہا ہے اور فیصلے کا کل اختیار اُس اللہ کے پاس ہے جو بلند و بالا اور سب سے بڑا ہے۔

آیات ۱۳ تا ۱۵

اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرو

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ	اور وہی ہے اللہ جو دکھاتا ہے تمہیں اپنی نشانیاں
وَيَنْزِلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا	اور نازل کرتا ہے تمہارے لیے آسمان سے رزق
وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ۝۱۳	اور نصیحت حاصل نہیں کرتا مگر وہ جو رجوع کرتا ہے۔
فَادْعُوا اللَّهَ	پس دعا کرو اللہ ہی سے
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ	خالص کرنے والے ہو کر اُس کے لیے اطاعت کو
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝۱۴	اور اگرچہ ناپسند کریں کافر۔
رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ	اللہ بلند درجوں والا ہے
ذُو الْعَرْشِ	عرش کا مالک ہے

اُتارتا ہے وحی اپنے حکم سے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے	يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
تاکہ وہ خبردار کرے ملاقات کے دن سے۔	لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾

ان آیات میں تلقین کی گئی کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو خواہ کافروں کو کتنا ہی برا محسوس ہو۔ البتہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری سنے تو تم بھی اُس کی سنو یعنی اُس کی مکمل اطاعت کرو۔ وہ تمہیں مسلسل اپنی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے اور آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے جس سے تمہارے لیے رزق پیدا ہوتا ہے۔ بارش کے ساتھ ساتھ اُس نے اپنے چنے ہوئے محبوب بندوں پر آسمان سے وحی کی صورت میں روحانی رزق بھی اتارا ہے۔ یہ وحی تمہیں خبردار کر رہی ہے کہ موت کے بعد تم دوبارہ زندہ ہو گے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے حاضر ہو گے۔

آیات ۱۶ تا ۱۷

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری

یَوْمَ هُمْ بَرْزُؤُنَ	جس دن وہ صاف ظاہر ہوں گے
لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ	نہیں چھپی ہوگی اللہ پر اُن کی کوئی چیز
لِسَنِّ الْمُلْكِ الْيَوْمَ	(پوچھا جائے گا) کس کی ہے بادشاہی آج؟
لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾	اللہ ہی کی جو اکیلا ہے، سب پر غالب۔
الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ	آج کے دن بدلہ دیا جائے گا ہر شخص کو اُس کا جو اُس نے کمایا
لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ	کوئی ظلم نہ ہوگا آج کے دن

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤٥﴾

بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

روزِ قیامت ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ اُس کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ اب انسانوں سے پوچھا جائے گا کہ آج بادشاہی کس کی ہے؟ وہ سب گردنیں جھکائے خاموش کھڑے ہوں گے۔ جواب دیا جائے گا کہ بادشاہی اُس اللہ کی ہے جو اکیلا ہے اور پوری طرح سے حاوی ہے۔ پھر ہر انسان کو اُس کے عمل کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔ کسی کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں کی جائے گی۔ بے شک یہ معاملہ بہت جلد ہونے والا ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبِنَا حِسَابًا يَّسِيرًا۔ "اے اللہ! حساب فرما ہمارا، آسان حساب"۔ آمین!

آیات ۲۰ تا ۲۸

آخرت کا ہلا دینے والا منظر

وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَ الْأَرْزَاقِ	اور اے نبی! خبردار کیجئے انہیں قریب آنے والے دن سے
إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَظِيمٍ	جب دل گلوں کے پاس غم سے بھرے ہوئے ہوں گے
مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَيِّمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿٤٨﴾	نہیں ہو گا ظالموں کے لیے کوئی دوست اور نہ ہی ایسا سفارشی جس کی بات مانی جائے۔
يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ	اللہ جانتا ہے نگاہوں کی خیانت کو
وَمَا تَخْفَى الصُّدُورُ ﴿٤٩﴾	اور اُسے بھی جو سینے چھپاتے ہیں۔
وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ	اور اللہ فیصلہ فرمائے گا حق کے ساتھ
وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ	اور جنہیں وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا
لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ	وہ فیصلہ نہیں کرتے کسی بھی چیز کا

إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ①

بے شک اللہ ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ لوگوں کو اُس دن سے خبردار کریں جو جلد ہی آنے والا ہے۔ اُس روز گھبراہٹ کا یہ عالم ہوگا کہ دلوں کی دھڑکن انتہائی تیز ہوگی۔ دل اچھل اچھل کر حلق تک پہنچ رہے ہوں گے اور خوف کے مارے کانپ رہے ہوں گے۔ ظلم کرنے والوں کی مدد کے لیے نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ ہی کوئی سفارشی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ہر عمل سے واقف ہے لہذا وہ اُن کے بارے میں برحق فیصلہ فرمادے گا۔ اللہ تعالیٰ تو یہاں تک جانتا ہے کہ سینوں میں کیانیت اور ارادے ہیں اور نگاہیں کیا کیا خیانت و بد نظری کرتی ہیں؟ لوگوں کے خود ساختہ معبود لاچار و بے بس ہیں لہذا وہ کسی انسان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔

آیات ۲۱ تا ۲۲

تاریخ سے عبرت

اور کیا وہ نہیں چلے پھرے زمین میں	أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
پس دیکھتے کہ کیسا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے	فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ
وہ تو تھے زیادہ سخت قوت میں	كَانُواهُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً
اور یادگاروں کے لحاظ سے زمین میں	وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ
تو پکڑ لیا انہیں اللہ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے	فَاَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ
اور نہیں تھا کوئی انہیں اللہ سے بچانے والا۔	وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاِقٍ ①
یہ اس لیے کہ لاتے رہے اُن کے پاس اُن کے رسول واضح	ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

دلائل	
تو انہوں نے کفر کیا	فَكْفَرُوا
پھر پکڑ لیا انہیں اللہ نے	فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
بے شک وہ نہایت طاقتور، سخت عذاب دینے والا ہے۔	اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۳﴾

ماضی میں کئی ایسی قومیں گزری ہیں جو قوت و وسائل میں انتہائی طاقتور اور شان و شوکت میں کہیں زیادہ نمایاں تھیں۔ بد قسمتی سے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمان اور باغی تھیں۔ رسولوں نے واضح دلائل اور پوری دل سوزی کے ساتھ ان کی اصلاح کی کوشش کی لیکن انہوں نے سرکشی اور تکبر کی راہ اختیار کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا اور کوئی انہیں اُس کی پکڑ سے بچانہ سکا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ماضی سے عبرت حاصل کرنے اور نیک لوگوں کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۳ تا ۲۵

آل فرعون کی سرکشی

اور یقیناً ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ۔	وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰی بِآیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبٰیِّنٍ ﴿۲۳﴾
فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف	اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ هٰمٰنَ وَ قَارُوْنَ
تو انہوں نے کہا (گستاخی کرتے ہوئے) یہ جادو گر ہیں، بہت بڑے جھوٹے ہیں۔	فَقَالُوْا سِحْرٌ کَذٰبٌ ﴿۲۴﴾
پس جب موسیٰ لائے ان کے پاس حق ہماری طرف سے	فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا
تو انہوں نے کہا قتل کرو ان لوگوں کے بیٹوں کو جو ایمان	قَالُوْا اقْتُلُوْا اَبْنَاءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

لائے ہیں آپ کے ساتھ	
اور زندہ رہنے دو اُن کی عورتوں کو	وَاسْتَجِبُوا نِسَاءَهُمْ
اور نہیں تھی کافروں کی چال مگر بے اثر۔	وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝۱۵

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کو واضح معجزات کے ساتھ فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بھیجا۔ اُن ظالموں نے سیدنا موسیٰؑ کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دے دیا۔ خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنی قوم کو بھی گمراہ کیا۔ سرکشی کی اس انتہا کو پہنچے کہ بنی اسرائیل کے ہر پیدا ہونے والے بچے کو قتل کرنے کا ظالمانہ فیصلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن ظالموں کی تمام سازشوں کو ناکامی اور ذلت سے دوچار کیا اور سیدنا موسیٰؑ کو سرخرو فرمایا۔

آیات ۲۶ تا ۲۷

سیدنا موسیٰؑ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ

اور کہا فرعون نے چھوڑو مجھے میں قتل کردوں موسیٰؑ کو اور وہ پکار لے اپنے رب کو	وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ
بے شک میں ڈرتا ہوں کہ وہ بدل دے گا تمہارے نظام کو	إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ
یابہ کہ پھیلا دے گا زمین میں فساد۔	أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۝۱۶
فرمایا موسیٰؑ نے بے شک میں نے پناہ لی ہے اپنے رب اور تمہارے رب کی	وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ
ہر اُس تکبر کرنے والے سے جو ایمان نہیں رکھتا حساب کے دن پر۔	مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۷

فرعون نے اپنے سرداروں کے سامنے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ اگر سیدنا موسیٰؑ کو مہلت دی گئی تو وہ اپنی دعوت اور معجزات کے ذریعہ لوگوں کو ہم نوا بنالیں گے۔ جوں ہی اُن کے پاس ایک مؤثر افرادی قوت جمع ہو گئی وہ ہمارے خلاف اعلانِ بغاوت کر دیں گے اور زوردار تحریک چلا کر ہمارے نظام کو نیست و نابود کر دیں گے۔ تم سب میرے اس فیصلہ کو قبول کر لو کہ ہم سیدنا موسیٰؑ کے خلاف آخری اقدام کے طور پر اُنہیں شہید کر دیں۔ سیدنا موسیٰؑ نے فرعون جیسے متکبر اور سرکش انسان کے خلاف جو روزِ قیامت کے حساب پر یقین نہیں رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ سے مدد کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی جس کی تفصیل اگلی آیات میں بیان ہوئی ہے۔

آیات ۲۸ تا ۲۹

مؤمن آل فرعون کا ایمان افروز کلمہ حق

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ	اور کہا ایک مردِ مؤمن نے فرعونوں میں سے
يَكْتُمُ إِيمَانَهُ	جو چھپاتا تھا اپنا ایمان
اتَّقَتُونِ رَجُلًا	کیا تم قتل کرتے ہو ایک شخص کو
أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ	کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے
وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ	حالانکہ یقیناً وہ لایا ہے تمہارے پاس واضح دلائل تمہارے رب کی طرف سے
وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا	اگر وہ جھوٹا ہے
فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ	تو اُسی پر ہے اُس کا جھوٹ
وَإِنْ يَكُ صَادِقًا	اور اگر وہ ہے سچا
يُصِيبُكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ	تو آئے گا تم پر اُس میں سے کچھ جس سے وہ ڈراتا ہے

تمہیں	
بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا اُس کو جو حد سے گزرنے والا، بہت بڑا جھوٹا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾
اے میری قوم! تمہارے لیے ہے بادشاہی آج کے دن	يَقُومُ لَكُمْ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
غلبہ پانے والے ہوزمین میں	ظَهَرِينَ فِي الْأَرْضِ
تو کون ہماری مدد کرے گا اللہ کی آفت کے مقابلے میں اگر وہ آگئی ہم پر	فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا
کہا فرعون نے میں تمہیں نہیں دکھا رہا مگر وہ جو میں خود دیکھ رہا ہوں	قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى
اور میں رہنمائی نہیں کر رہا تمہاری مگر بھلائی کے راستے کی طرف۔	وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾

ایک ایسے مرحلہ پر جبکہ فرعون نے اپنے دربار میں سیدنا موسیٰؑ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ پیش کیا، فرعون کی قوم کے ایک مرد مؤمن نے فرعون کے خلاف ایمان افروز کلمہ حق کہہ کر جہاد کا اعلان کر دیا۔ یہ مرد مؤمن پہلے ہی ایمان لا چکا تھا لیکن فرعون کے ڈر سے اس کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔ اُس نے بھرے دربار میں فرعون سے پوچھا کہ کیا تم ایسے انسان کو شہید کرنا چاہتے ہو جو اللہ تعالیٰ ہی کو رب مانتا ہے؟ پھر وہ تمہارے پاس واضح معجزات بھی لے کر آیا ہے۔ اگر اُس کا دعویٰ رسالت جھوٹا ہے تو اُسے خود ہی اُس کی سزا ملے گی۔ اس کے برعکس اگر وہ سچا رسول ہے تو پھر اُس کی بات کو جھٹلانے کا وبال ہم پر آکر رہے گا۔ آج ہمارے پاس حکومت و اختیار ہے لیکن کیا ہم اس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکتے ہیں؟ فرعون نے جواب میں کہا کہ میں تم سب کا خیر خواہ ہوں

۔ میں اپنی بصیرت کی بنیاد پر دیکھ رہا ہوں کہ سیدنا موسیٰؑ کی دعوت ہمارے پورے مفادات اور نظام کو تباہ کر دے گی۔ ہمارے لیے کامیابی کا راستہ یہی ہے کہ ہم جلد از جلد سیدنا موسیٰؑ کے خلاف فیصلہ کن اقدام کر گزریں۔

آیات ۳۰ تا ۳۵

مؤمن آلِ فرعون کی لرزادینے والی تنبیہ

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ	اور کہا اُس نے جو ایمان لایا تھا
يَقَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الْآحْزَابِ ۝۳۰	اے میری قوم! بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ویسادن آنے سے جیسادن آیا تھا (گزشتہ سرکش) جماعتوں پر۔
مِثْلَ دَابِّ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ	جیسا کہ حال ہوا قومِ نوح اور قومِ عاد اور قومِ ثمود کا
وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ	اور اُن کا جو آئے ان کے بعد
وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظَلَمًا لِّلْعِبَادِ ۝۳۱	اور اللہ نہیں چاہتا ظلم کرنا بندوں پر۔
وَيَقَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝۳۲	اے میری قوم! بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک دوسرے کو پکارنے کے دن سے۔
يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مُدْبِرِينَ	اُس روز تم بھاگو گے پیٹھ پھرتے ہوئے
مَا لَكُمْ مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ	نہیں ہوگا تمہارے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا
وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝۳۳	اور جسے گمراہ کر دے اللہ تو نہیں ہے اُسے کوئی ہدایت دینے والا۔
وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ	اور یقیناً لائے تھے تمہارے پاس یوسفؑ اس سے پہلے

واضح تعلیمات	
تو تم برابر شک میں رہے اُس کے بارے میں جو وہ لائے تھے تمہارے پاس	فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُمْ بِهِ
یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے	حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ
تم نے کہا نہیں بھیجے گا اللہ اُن کے بعد کوئی رسول	قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا
اسی طرح سے گمراہ کرتا ہے اللہ اُسے جو حد سے بڑھنے والا، شک کرنے والا ہے۔	كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۝۳۳
یہ وہ لوگ ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں	الَّذِينَ يَجَادُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ
بغیر کسی دلیل کے جو آئی ہو اُن کے پاس	بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ
بڑی ہے یہ بات بیزار کرنے کے حوالے سے اللہ اور اُن کے نزدیک جو ایمان لائے	كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا
اسی طرح مہر کر دیتا ہے اللہ ہر تکبر کرنے والے، سرکش انسان کے دل پر۔	كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵

مومن آل فرعون نے فرعون کے جواب کو رد کرتے ہوئے قوم کو خبر دار کیا کہ:

i۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر تم نے سیدنا موسیٰؑ کی دعوت کو جھٹلایا تو تمہارا وہی عبرتناک انجام ہو گا جیسا قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور بعد کی سرکش اقوام کا ہوا تھا۔

ii۔ مجھے ڈر ہے کہ تم پر ایک روز اچانک عذاب آئے گا۔ تم فریادیں کرتے ہوئے بھاگو گے لیکن کوئی تمہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچا سکے گا۔

iii۔ اس سے قبل سیدنا یوسفؑ نے بھی تمہاری اصلاح کی کوشش کی لیکن تم اُن کی دعوت کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کرتے رہے۔ اُن کی وفات کے بعد تم نے سمجھا کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ شک میں پڑنے والے سرکشوں کو یوں ہی گمراہ کرتا ہے۔

iv۔ جو لوگ تکبر اور سرکشی کی وجہ سے اللہ کے رسولوں کی دعوت کو جھٹلاتے اور اُس پر اعتراضات کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور وہ ہدایت کے حصول سے بالکل ہی محروم ہو جاتے ہیں۔

آیات ۳۶ تا ۴۷

حق سے توجہ ہٹانے کے لیے فرعون کی سازش

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَٰؤُلَاءِ اٰنِیْ صٰرِحًا	اور کہنا فرعون نے اے ہامان...! بناؤ میرے لیے ایک اونچا محل
لَعَلَّیْ اَبْلُغُ اِلَاسْبَابَ ۝۳۶	تاکہ میں پہنچوں راستوں پر۔
اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ	آسمان کے راستوں پر
فَاَطَّلِعَ اِلٰی اِلٰہِ مُوسٰی	پھر میں جھانک کر دیکھوں موسیٰؑ کے معبود کو
وَ اِنِّیْ لَآظُنُّہٗ کَاِذْبًا	اور بے شک میں واقعی خیال کرتا ہوں اُسے جھوٹا
وَ کٰذٰلِکَ زٰیِّنٌ لِّفِرْعَوْنَ سُوْءٌ عَمِلَہٗ	اسی طرح خوشنما کر دیا گیا فرعون کے لیے اُس کے عمل کی برائی کو
وَ صَدَّ عَنِ السَّبِیْلِ	اور وہ روک دیا گیا سیدھے راستے سے
وَ مَا کَیْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِیْ تَبٰبٍ ۝۳۷	اور نہیں تھی فرعون کی چال مگر تباہی میں۔

فرعون نے مؤمن آل فرعون کے ایمان افروز بیان اور سیدنا موسیٰؑ کی دعوتِ حق سے توجہ کو ہٹانے کے لیے ایک سازش کی۔ اُس نے اپنے وزیرِ خاص ہامان کو حکم دیا کہ فوری طور پر بہت سی اینٹیں تیار کرو اور اُن سے میرے لیے ایک اونچا محل بنائو۔ میں اُس پر چڑھ کر آسمان تک پہنچوں گا۔ زمین پر مجھے سیدنا موسیٰؑ کا معبود نظر نہیں آیا۔ اب میں آسمان میں جا کر اُسے تلاش کروں گا۔ میں تو سیدنا موسیٰؑ کو جھوٹا گمان کرتا ہوں۔ یوں محل کی تیاری کے لیے ایک بہت بڑا تعمیراتی کام شروع ہو گیا اور لوگوں کی توجہ اُس کی طرف مرکوز ہو گئی۔ فرعون اپنی سازش کی کامیابی پر خوش ہوا۔ لیکن آخر کار اُس کی سازش مٹی کا گھر وند اثابت ہوئی اور وہ تباہی و بربادی کے برے انجام سے دوچار ہو کر رہا۔

آیات ۳۸ تا ۴۰

مؤمن آل فرعون کا رقت آمیز وعظ

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ	اور کہا اُس نے جو ایمان لایا تھا
يُقَوْمِ اتَّبِعُونِ	اے میری قوم! پیروی کرو میری
أَهْدِيكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝۳۸	میں بتاؤں گا تمہیں بھلائی کا راستہ۔
يُقَوْمِ إِنَّا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ	اے میری قوم! بے شک دنیا کی زندگی ہے ہی وقتی فائدہ کا سامان
وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝۳۹	اور بے شک آخرت ہی ہے رہنے کا گھر۔
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً	جس نے کی برائی
فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا	پس اُسے بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر اُس برائی جیسا
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ	اور جس نے عمل کیا اچھا خواہ وہ مرد ہو یا عورت

وَهُوَ مُؤْمِنٌ	اور وہ ہو مومن
فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ	پس یہی لوگ داخل ہوں گے جنت میں
يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	انہیں رزق دیا جائے گا وہاں بے حساب۔

مومن آل فرعون نے قوم کو آگاہ کیا کہ تمہارا خیر خواہ فرعون نہیں میں ہوں۔ میں تمہیں بھلائی کی راہ دکھاتا ہوں۔ دنیا کی زندگی عارضی اور یہاں کی لذتیں وقتی ہیں۔ آخرت کی نعمتیں بہتر اور دائمی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا اُسے آخرت میں اپنے کیے کی سزا ملے گی۔ اس کے برعکس جو اُس کی فرمانبرداری کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور اُس کے اعمال میں اخلاص بھی ہو تو اُسے جنت میں بغیر کسی حساب کے نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت کی دائمی اور لامحدود نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۱ تا ۴۵

آل فرعون کا بندہ مومن کے خلاف جارحانہ رویہ

وَيَقُولُ مَا لِيَ أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجْوَىٰ	اور (کہا مرد مومن نے) اے میری قوم! کیا ہے مجھے، میں بلاتا ہوں تمہیں نجات کی طرف
وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ۝	اور تم بلاتے ہو مجھے آگ کی طرف۔
تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ	تم بلاتے ہو مجھے کہ میں انکار کروں اللہ کا
وَأُشْرِكَ بِهِ	اور شریک ٹھہراؤں اُس کے ساتھ
مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ	نہیں ہے میرے پاس جس کے لیے کوئی علم
وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ۝	جبکہ میں تمہیں بلاتا ہوں اُس کی طرف جو بہت زبردست، بہت بخشنے والا ہے۔

لَا جَرَمَ أَنْ تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ	کوئی شک نہیں کہ تم بلاتے ہو مجھے جس کی طرف نہیں ہے اُس کا بلانا برحق دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں
وَ أَنْ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ	اور بے شک ہمارا لوٹنا ہے اللہ کی طرف
وَ أَنْ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝۳۶	اور بے شک حد سے گزرنے والے ہی آگ والے ہیں۔
فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ	پس عنقریب تم یاد کرو گے جو میں کہہ رہا ہوں تم سے
وَ أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ	اور میں سپرد کرتا ہوں اپنا معاملہ اللہ کے
إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝۳۷	بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔
فَوَقَّهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا	پھر بچا لیا اُسے اللہ نے اُن برائیوں سے جن کی سازش فرعونوں نے کی
وَ حَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ۝۳۸	اور گھیر لیا فرعونوں کو برے عذاب نے۔

بندہ مومن کی دعوتِ حق کے جواب میں آلِ فرعون نے اُس پر پھر سے کفر اور شرک کی راہ اختیار کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ اس رویہ پر بندہ مومن نے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں تمہیں کامیابی کی راہ دکھا رہا ہوں اور تم مجھے جہنم میں لے جانا چاہتے ہو۔ تم مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اور شرک کرنے کی ایسی دعوت دے رہے ہو جس کا کوئی جواز نہیں، جبکہ میں تمہیں زبردست اللہ کی پکڑ سے بچنے اور اُس کی رحمت و بخشش کے سایہ میں آنے کے لیے بلارہا ہوں۔ بلاشبہ شرک اور کفر کے تصورات کی کوئی بنیاد نہیں۔ ہم سب نے آخر کار اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ جو لوگ حد سے گزرنے والے ہیں، وہ انہیں جہنم کی آگ میں داخل کرنے کا حکم دے گا۔ ایک وقت آئے گا کہ تم میری یہ نصیحتیں یاد کرو گے۔ میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں۔ وہی تمہارے شر

سے میری حفاظت فرمائے گا۔ فرعونیوں نے بندہ مومن کے خلاف خفیہ سازشیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے فرعونیوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ایک برے عذاب کے ذریعے فرعونیوں کو ہلاکت سے دوچار کر دیا۔

آیت ۴۶

عذاب قبر کی طرف اشارہ

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا	آگ ہے پیش کیے جاتے ہیں فرعونی جس پر صبح اور شام
وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ	اور جس روز قائم ہوگی قیامت
أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۖ	(کہا جائے گا) داخل کرو فرعونیوں کو شدید ترین عذاب میں۔

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ آل فرعون کو ہلاکت کے بعد اب صبح و شام دوزخ کی آگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ روز قیامت انہیں سخت ترین عذاب میں جھونک دیا جائے گا۔ اس آیت سے اشارہ ملتا ہے کہ برے لوگوں کو عالم برزخ میں بھی عذاب دیا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَبَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَبَيْنَ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری)

"تم میں سے جو شخص بھی مرتا ہے اُسے صبح و شام اُس کی آخری قیام گاہ دکھائی جاتی رہتی ہے، خواہ وہ جنتی ہو یا دوزخی۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں تو اُس وقت جائے گا جب اللہ تجھے قیامت کے روز دوبارہ اٹھا کر اپنے حضور بلائے گا۔"

آیات ۴۷ تا ۵۰

اہل جہنم کی فریاد

وَإِذْ يَتَحَاوُونَ فِي النَّارِ	اور جب جہنمی ایک دوسرے سے جھگڑیں گے آگ میں
فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ	تو کہیں گے وہ جو کمزور تھے
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا	اُن سے جو بڑے بنتے تھے (دنیا میں)
إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا	بے شک ہم تھے تمہارے پیچھے چلنے والے
فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾	تو کیا تم دور کر سکتے ہو ہم سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی؟
قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا	کہیں گے وہ جو بڑے بنے تھے بے شک ہم سب اس میں ہیں
إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾	بے شک اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے بندوں کے درمیان۔
وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ	کہیں گے وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنم پر مامور فرشتوں سے
ادْعُوا رَبَّكُمْ	دعا کرو اپنے رب سے
يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾	وہ ہلکا کر دے ہم سے ایک ہی دن کچھ عذاب۔
قَالُوا	جواب دیں گے فرشتے
أَوَلَمْ تَكُنْ تَأْتِيكُم رُّسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ	کیا نہیں لایا کرتے تھے تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلائل
قَالُوا بَلَىٰ	کہیں گے جہنمی کیوں نہیں!

قَالُوا فَاذْعُوا	کہیں گے فرشتے پھر پکارو
وَمَا دَعَوْا الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝	اور نہیں ہوگی کافروں کی پکار مگر بے اثر۔

جہنم میں داخل ہونے والے تمام لوگ اپنے سرداروں اور پیشواؤں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمہیں بڑا سمجھتے تھے اور تمہاری پیروی کرتے تھے۔ کیا تم ہمارے عذاب میں کچھ کمی کرا سکتے ہو؟ سردار کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے عذاب کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمیں اس مصیبت کو جھیلنا ہے۔ پھر تمام جہنمی، جہنم پر مامور فرشتوں سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں کہ جہنمیوں کے عذاب میں ایک روز کمی کر دی جائے۔ فرشتے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس رسول واضح تعلیمات کے ساتھ نہیں آتے رہے تھے؟ وہ کہیں گے کہ رسول آئے تھے لیکن ہم نے انہیں جھٹلادیا۔ فرشتے کہیں گے تو پھر عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔ گویا جہنمیوں کی کسی فریاد کا نتیجہ نہیں نکلے گا۔

آیات ۵۵ تا ۵۵

اللہ تعالیٰ اہل حق کی ضرور مدد فرمائے گا

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	بے شک ہم ضرور مدد کریں گے اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں
وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝	اور اُس روز بھی جب کھڑے ہوں گے گواہ۔
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعَذِرَتُهُمْ	اُس روز فائدہ نہیں دے گی ظالموں کو ان کی معذرت
وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ	اور ان کے لیے ہے لعنت
وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝	اور ان کے لیے ہے برا گھر۔
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَى	اور یقیناً ہم نے دی موسیٰ کو ہدایت

اور وارث بنایا بنی اسرائیل کو کتاب کا۔	وَ اَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ الْكِتَابَ ﴿۵۶﴾
وہ ہدایت اور نصیحت تھی عقلمندوں کے لیے۔	هُدًى وَ ذِكْرًا لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۵۷﴾
پس اے نبی! صبر کیجئے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے	فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
اور بخشش مانگیے اپنی کوتاہی کی	وَ اسْتَغْفِرْ لِدُنْيِكَ
اور تسبیح کیجئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ شام اور صبح۔	وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

ان آیات میں بشارت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور دیگر سچے مؤمن بندوں کی دنیا اور آخرت میں ضرور مدد فرمائے گا۔ خاص طور پر آخرت میں یہ مدد انتہائی اہم ہوگی کیونکہ اُس روز ظلم اور زیادتی کرنے والوں کی کوئی معذرت قبول نہ ہوگی اور نہ ہی وہ کسی بھی طور پر لعنت اور برے انجام سے بچ سکیں گے۔ ماضی میں جس طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ، بنی اسرائیل اور مؤمن آل فرعون کی مدد کی اسی طرح وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے مخلص امتیوں کی بھی مدد فرمائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کو بشارت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ بالکل برحق ہے۔ آپ ﷺ کی جدوجہد کامیابی کی منزل تک پہنچ کر رہے گی۔ البتہ اس جدوجہد کے دوران اگر اللہ تعالیٰ کے معیارِ مطلوب کے مطابق کوئی عمل نہ ہو سکا تو اُس کے لیے اُس سے بخشش طلب کیجئے اور صبح و شام اُس کی حمد و ثناء اور تسبیح کرتے رہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر مشکلات میں مومنوں کا سہارا اور ثابت قدمی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہِ حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور حق کے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرمائے۔ آمین!

آیات ۵۶ تا ۵۷

حق کے دشمنوں کے لیے وعید

بے شک وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں	إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ
بغیر کسی دلیل کے جو آئی ہو اُن کے پاس	بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَهُمُ

ان فی صدورہم الا کبر	نہیں ہے اُن کے سینوں میں مگر ایک بڑائی
ماہم ببالغیہ	وہ نہیں ہیں پہنچنے والے اُس بڑائی تک
فاستعن بالله انہ هو السبیع البصیر ﴿۵۶﴾	پس اے نبی! پناہ طلب کیجئے اللہ کی۔
انہ هو السبیع البصیر ﴿۵۶﴾	بے شک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔
لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس	یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا زیادہ بڑا ہے لوگوں کے پیدا کرنے سے
ولکن اکثر الناس لا یعلمون ﴿۵۷﴾	اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ حق کے دشمن اللہ تعالیٰ کے احکامات پر جو اعتراضات کر رہے ہیں وہ بالکل ہی بے بنیاد ہیں۔ حقیقت میں اُن کا تکبر ہے جو انہیں حق کے سامنے سر جھکانے سے روک رہا ہے۔ وہ خود کو بڑا سمجھ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کر دے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے توسط سے اہل ایمان کو نصیحت کی گئی کہ وہ دشمنانِ حق کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کریں۔ جس طرح فرعون کی دھمکیوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ کر موسیٰؑ بے فکر ہو گئے تھے، اسی طرح سردارانِ قریش کی دھمکیوں اور سازشوں کے مقابلے میں تم بھی اُس کی پناہ لے لو اور پھر بے فکر ہو کر حق کی دعوت دیتے رہو۔ جو اللہ اتنی بڑی کائنات بنا سکتا ہے، اُس کے لیے ایک معمولی جسامت کے انسان کو دوبارہ زندہ کرنا ہر گز مشکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کے دشمنوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور انہیں اُن کے جرائم کی بھرپور سزا دے گا۔

آیات ۵۸ تا ۵۹

اللہ تعالیٰ کے باغی اور اُس کے وفادار برابر نہیں ہیں

وما یستوی الاعلیٰ والبصیر	اور برابر نہیں ہوتا اندھا اور دیکھنے والا
---------------------------	---

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے عمل کیے اچھے اور نہ ہی بدکار (برابر ہوتے ہیں)	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءِ
بہت کم تم نصیحت حاصل کرتے ہو۔	قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۸﴾
بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے	إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ
نہیں کوئی شک اس میں	لَا رَيْبَ فِيهَا
اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۵۹﴾

جس طرح اندھے اور دیکھنے والے برابر نہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے باغی اور اُس کے وفادار برابر نہیں۔ دنیا میں یہ فرق ظاہر ہو نہ ہو، آخرت میں ضرور ظاہر ہو گا۔ اُس روز حق کے دشمن ذلیل اور رسوا ہوں گے اور حق کا ساتھ دینے والے سرخرو ہوں گے۔ اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیے قیامت ضرور آکر رہے گی خواہ لوگوں کی اکثریت اُس پر ایمان لانے سے انکار ہی کرتی رہے۔ مولانا مودودی ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"آخرت ہونی چاہیے، عقل اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہو، اور اس کا ہونا نہیں بلکہ نہ ہونا خلاف عقل و انصاف ہے۔ آخر کوئی معقول آدمی اس بات کو کیسے درست مان سکتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں اندھوں کی طرح جیتے ہیں اور اپنے برے اخلاق و اعمال سے اللہ کی زمین کو فساد سے بھر دیتے ہیں وہ اپنی اس غلط روش کا کوئی برا انجام نہ دیکھیں؟ اور اسی طرح وہ لوگ بھی جو دنیا میں آنکھیں کھول کر چلتے ہیں اور ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں اپنی اس اچھی کارکردگی کا کوئی اچھا نتیجہ دیکھنے سے محروم رہ جائیں؟ یہ بات اگر صریحاً خلاف عقل و انصاف ہے تو پھر یقیناً انکارِ آخرت کا عقیدہ بھی عقل و انصاف کے خلاف ہی ہونا چاہیے، کیونکہ آخرت نہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ نیک و بد دونوں آخر کار مر کر مٹی ہو جائیں اور ایک ہی انجام سے دوچار ہوں۔ اس صورت میں صرف عقل و انصاف ہی کا خون نہیں ہوتا بلکہ اخلاق کی بھی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اس لیے کہ اگر نیکی اور بدی کا انجام یکساں ہے تو پھر بد بڑا عقل مند ہے کہ

مرنے سے پہلے اپنے دل کے سارے ارمان نکال گیا اور نیک سخت بے وقوف ہے کہ خواہ مخواہ اپنے اوپر طرح طرح کی اخلاقی پابندیاں عائد کیے رہا۔

آیت ۶۰

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مجھے ہی پکارو

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي	اور فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھے
اَسْتَجِبْ لَكُمْ	میں دعا قبول کروں گا تمہاری
اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ	بے شک وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے
سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّهِمْ ۝۶۰	عنقریب وہ داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ مجھ ہی سے دعا کرو۔ ساتھ ہی بشارت دی کہ میں تمہاری دعا کو ضرور قبول کروں گا

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

راہ دکھلائیں کسے، راہ و منزل ہی نہیں

جو سرکش تکبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتے، وہ اُن کے غرور کو خاک میں ملا دے گا اور اُنہیں ذلیل کر کے جہنم میں داخل کر دے گا۔ ہمارے لیے کتنی بڑی نعمت ہے کہ کل اختیار رکھنے والی ہستی ہمیں حکم دے رہی ہے کہ جو مانگنا ہے مجھ سے مانگو۔ اُس سے جتنا مانگا جائے گا وہ اتنا ہی خوش ہوتا ہے۔ کس قدر محرومی کا مقام ہے کہ ہم اُس سے نہ مانگیں یا اُس سے چھوڑ کر بے اختیار ہستیوں سے مانگیں اور اُس کے ساتھ اُنہیں شریک کر کے ایک واضح ظلم کا ارتکاب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائے، ہر طرح کے شرک سے محفوظ فرمائے اور اپنی ذات سے مسلسل مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۱ تا ۶۵
دعا اسی سے مانگو جو محسن حقیقی ہے

اللہ وہ ہے جس نے بنائی تمہارے لیے رات	اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
تاکہ تم آرام کرو اُس میں	لِتَسْكُنُوا فِيهِ
اور (بنایا) دن کو روشن (تاکہ تم کام کرو اُس میں)	وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا
بے شک اللہ یقیناً فضل والا ہے لوگوں پر	إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
اور لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾
یہی اللہ تمہارا رب ہے	ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّكُمْ
پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
تو کہاں سے تم بہکائے جاتے ہو؟	فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾
اسی طرح بہکائے جاتے تھے وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کیا کرتے تھے	كَذَلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾
اللہ وہ ہے جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو رہنے کی جگہ	اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا
اور آسمان کو چھت	وَالسَّمَاءَ بَنَاءً

اور صورت گری کی تمہاری پھر حسن دیا تمہاری صورتوں کو	وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
اور رزق دیا تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے	وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ
یہ ہے اللہ تمہارا رب	ذِكْرُكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ
سو بہت برکت والا ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔	فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۴﴾
وہی زندہ ہے	هُوَ الْحَيُّ
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
پس دعا کرو اللہ ہی سے	فَادْعُوهُ
خالص کرنے والے ہو کر اُس کے لیے اطاعت کو	مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
کل شکر اللہ کے لیے جو کہ تمام جہانوں کا رب ہے۔	الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۵﴾

یہ آیات محسن حقیقی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے بندوں پر حسبِ ذیل احسانات کا ذکر کر رہی ہیں :

- i۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے آرام و سکون کے لیے رات بنائی۔
- ii۔ اللہ تعالیٰ نے دن کو روشن بنایا تاکہ انسان ضروری سرگرمیاں انجام دے سکیں۔
- iii۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو جائے سکون بنایا تاکہ انسان اس پر آسانی سے رہائش، تجارتی، زراعتی اور دیگر سہولیات حاصل کر سکیں۔
- iv۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو انسان کے لیے مضبوط اور محفوظ چھت کی صورت عطا کی۔
- v۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا فرمایا۔

vi۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو انتہائی پاکیزہ رزق عطا فرمایا۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق، رازق اور ہر ضرورت پوری کرنے والا رب کریم ہے۔ وہی محسن حقیقی ہے۔ لہذا ہمیں اُس کی مکمل اطاعت کرتے ہوئے صرف اور صرف اُس کے سامنے ہاتھ پھیلانا چاہیے اور اپنی مرادیں مانگنی چاہئیں۔ ماضی کی اکثر قومیں اس حقیقت سے غافل تھیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو مشکل کشا، حاجت روا اور نجات دہندہ سمجھتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس گمراہی سے محفوظ فرمائے اور توحید خالص اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۶۶

باطل کے ساتھ مصالحت نہیں ہو سکتی

اے نبی! فرمائیے بے شک مجھے روک دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اُن کی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو	قُلْ اِنِّیْ نُهَیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
جبکہ آچکے ہیں میرے پاس واضح دلائل میرے رب کی طرف سے	لَمَّا جَاؤَنِی الْبَیِّنَاتُ مِنْ رَبِّیْ
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن جاؤں تمام جہانوں کے رب کا۔	وَاْمَرْتُ اَنْ اُسَلِّمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾

مشرکین مکہ نبی اکرم ﷺ پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وہ اُن کے ساتھ مصالحت پر آمادہ ہو جائیں۔ ایک معین عرصہ تک مشرکین کے ساتھ مل کر معبودانِ باطل کی عبادت کریں۔ پھر مشرکین اتنا ہی عرصہ صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔ اس آیت میں دو ٹوک فیصلہ سنا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو منع کر دیا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ وہ باطل کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کریں گے اور صرف اور صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی کی بندگی اور فرمانبرداری کریں گے۔

آیات ۶۷ تا ۶۸

غور کرو، اللہ تعالیٰ انسان کو کیسے تخلیق کرتا ہے

وہی ہے اللہ جس نے کہ پیدا کیا تمہیں مٹی سے	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ
پھر نطفہ سے	ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
پھر جمے ہوئے خون سے	ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
پھر وہ نکالتا ہے تمہیں بچے کی صورت میں	ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
پھر تاکہ تم پہنچو اپنی جوانی کو	ثُمَّ لَتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ
پھر تاکہ تم ہو جاؤ بوڑھے	ثُمَّ لَتَكُونُوا شُيُوخًا
اور تم میں سے کچھ کو وفات دے دی جاتی ہے اس سے پہلے	وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفَّى مِنْ قَبْلُ
اور تاکہ تم پہنچو مقررہ مدت کو	وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَدَّدًا
اور تاکہ تم سمجھو۔	وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٤﴾
وہی تو ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دے گا	هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ
پھر جب وہ فیصلہ کر لیتا ہے کسی کام کا	فَإِذَا قُضِيَ أَمْرًا
تو بے شک وہ کہتا ہے اُس کے لیے ہو جا	فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
پس وہ ہو جاتا ہے۔	فَيَكُونُ ﴿٦٥﴾

اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان سیدنا آدمؑ کو مٹی سے بنایا۔ اُن کے بعد ہر انسان کو نطفہ سے بنایا۔ نطفہ کو وہ علقہ یعنی ایک جے خون کی صورت دیتا ہے جو رحم مادر سے چپک کر خون چوس چوس کر ترقی کرتا ہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اُسے بچہ کی صورت میں دنیا میں لے آتا ہے۔ یہ بچہ رفتہ رفتہ جوانی اور پھر بڑھاپے کو پہنچ جاتا ہے۔ کچھ انسان درمیانی عمر ہی میں وفات پا جاتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ کیا کوئی اور ہستی ہے جو ایسی کارگیری اور ایسی شان کی حامل ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرک جیسے کھلے ظلم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۹ تا ۷۶

حق کو جھٹلانے والوں کا برا انجام

کما تم نے نہیں دیکھا انہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِ اللّٰهِ
کہاں سے وہ پھیرے جا رہے ہیں؟	اَنْیٰ یُّصْرَفُوْنَ ۝۶۹
یہ وہ ہیں جنہوں نے جھٹلایا کتاب کو	اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِالْکِتٰبِ
اور اُسے بھی ہم نے بھیجا جس کے ساتھ اپنے رسولوں کو	وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِہٖ رُسُلَنَا
سو جلد ہی وہ جان لیں گے۔	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝۷۰
جبکہ طوق ہوں گے اُن کی گردنوں میں اور زنجیریں	اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِہُمْ وَالسَّلٰسِلُ
وہ گھسیٹے جا رہے ہوں گے۔	یُسْحَبُوْنَ ۝۷۱
کھولتے پانی میں	فِی الْحَمِیْمِ
پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔	ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۝۷۲

تَمَّ قِيلَ لَهُمْ	پھر اُن سے کہا جائے گا
اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿۴۶﴾	کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک کرتے تھے۔
مِنْ دُونِ اللّٰهِ	اللہ کے سوا
قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا	جواب دیں گے وہ گم ہو گئے ہم سے
بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا	بلکہ ہم نہیں پکارا کرتے تھے اس سے پہلے کسی چیز کو
كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكَافِرِينَ ﴿۴۷﴾	اسی طرح سے گمراہ کرے گا اللہ کافروں کو۔
ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ	یہ اس لیے کہ تم اترا یا کرتے تھے زمین میں ناحق
وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿۴۸﴾	اور اس لیے کہ تم اڑا کرتے تھے۔
ادْخُلُواْ اَبْوَابَ جَهَنَّمَ	داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	ہمیشہ رہنے والے ہو اس میں
فَبِئْسَ مَثْوٰى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۴۹﴾	تو برا ہے ٹھکانہ تکبر کرنے والوں کا۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے رسولوں کی دعوت کو جھٹلانے والے اور اُس کے احکامات اور نشانیوں کے حوالے سے بحث کرنے والے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ انہیں نام نہاد مذہبی پیشوا اپنے مفادات کی خاطر حق سے پھیر رہے ہیں۔ عنقریب ان سب کی گردنوں میں طوق ہوں گے، انہیں کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹا جائے گا اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ جب اُن سے پوچھا جائے گا کہ کہاں ہیں تمہارے خود ساختہ معبود؟ وہ اپنے شرک کے جرم سے صاف انکار کر دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہ دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ ہے تمہارے شرک اور تکبر کا انجام۔ اب ہمیشہ کے لیے جہنم کے ہولناک عذاب کا مزا چکھتے رہو۔

آیات ۷۷ تا ۸۸

حق کے مخالفین عذاب سے نہیں بچ سکتے

فَاَصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ	پس اے نبی! صبر کیجئے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے
وَاِمَّا تُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ	پھر اگر ہم دکھادیں آپ کو اُس عذاب کا کچھ حصہ جس سے ہم اُن کو ڈرا رہے ہیں
اَوْ تَتَوَفَّيَنَّكَ	یا ہم وفات دے دیں آپ کو
فَاَلَيْسَ اِیْرَجَعُوْنَ ۝۷۷	تو ہماری طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ	اور یقیناً ہم نے بھیجے کئی رسول آپ سے پہلے
مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْكَ	اُن میں سے وہ بھی ہیں جن کا حال ہم نے سنایا آپ کو
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْكَ	اور وہ بھی ہیں جن کا حال ہم نے نہیں سنایا آپ کو
وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ اَنْ يَّاتِيَ بِآیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ	اور نہیں تھا ممکن کسی رسول کے لیے کہ وہ لے آتے کوئی معجزہ مگر اللہ کے اذن سے
فَاِذَا جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ	پھر جب آگیا اللہ کا حکم
فُقِضَ بِالْحَقِّ	فیصلہ کر دیا گیا حق کے ساتھ
وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُ الْبٰطِلُوْنَ ۝۷۸	اور خسارے میں گئے اُس وقت اہل باطل۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کی ہٹ دھرمی اور مخالفانہ حرکتوں پر صبر کی تلقین کی گئی۔ ساتھ ہی آگاہ کیا گیا کہ ضروری نہیں ہے کہ ہر اُس شخص کو جس نے حق کی مخالفت کی ہے اسی دنیا میں اور آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں سزا دی جائے۔ یہاں کوئی سزا پائے یا نہ پائے، بہر حال وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ کر نہیں جاسکتا۔ مگر تو اُسے اللہ کے پاس ہی آنا ہے۔ اُس وقت وہ اپنے کرتوتوں کی بھرپور سزا پالے گا۔ مخالفین آپ ﷺ سے اپنی فرمائش کے مطابق معجزہ دکھانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جواب دیا گیا کہ ماضی میں اللہ نے کئی رسول بھیجے۔ کچھ کا ذکر قرآن حکیم میں کر دیا گیا اور کچھ کا نہیں۔ کسی رسول کے لیے ممکن نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی معجزہ پیش کر سکیں۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں کوئی معجزہ عطا کیا اور اُسے دیکھ کر بھی اُن کی قوم ایمان نہیں لائی تو پھر وہ قوم شدید عذاب سے ہلاک کر دی گئی۔

آیات ۷۹ تا ۸۱

چوپائے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں

اللہ وہ ہے جس نے بنائے تمہارے لیے چوپائے	اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ
تاکہ تم سواری کرو اُن میں سے کچھ پر	لِتَرْكَبُوا مِنْهَا
اور اُن میں سے کچھ تم کھاتے بھی ہو۔	وَمِنْهَا تَأْكُمُونَ ﴿٧٩﴾
اور تمہارے لیے اُن میں فائدے ہیں	وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ
تاکہ تم پہنچو اُن پر اُس ضرورت تک جو تمہارے سینوں میں ہے	وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ
اور اُن پر اور کشتیوں پر تم سواری کیے جاتے ہو۔	وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾
اور اللہ دکھاتا ہے تمہیں اپنی نشانیاں	وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ

فَاَيُّ آيَةِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۱۱﴾

پھر کون کون سی اللہ کی نشانیوں کا تم انکار کرو گے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی سہولت کے لیے چوپائے تخلیق کیے ہیں جن کے کئی فوائد ہیں:

i۔ بعض ایسے طاقتور ہیں کہ انسان اُن پر سوار ہو کر دور دراز کی منزلیں طے کرتا ہے۔

ii۔ بعض حلال ہیں جن سے انسان گوشت جیسی لذیذ غذا حاصل کرتا ہے۔

iii۔ بعض بار برداری کے کام آتے ہیں اور بوجھل اشیاء دور دراز کے علاقوں اور بلند پہاڑی مقامات تک پہنچاتے ہیں۔

Liv اُن میں دیگر فوائد بھی ہیں مثلاً وہ کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اُن سے دودھ جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے جس سے اور کئی نعمتیں بنائی جاتی ہیں، اُن کی کھالوں سے قیمتی اٹاشہ جات، گرم لباس اور کئی مصنوعات بنتی ہیں، اُن کی چربی سے گھی اور صابن حاصل ہوتا ہے اور اُن کی کھاد سے زراعت میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

جس طرح چوپائے خشکی کے لیے سواری ہیں اسی طرح کشتیاں بحری سفر کے لیے نہ صرف سواری بلکہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ اُس کی کیسی کیسی نشانیاں اور نعمتیں ہمارے سامنے ہیں پھر بھی انسانوں کی اکثریت اُس کی وحدانیت اور اُس کے احکامات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔

آیات ۸۲ تا ۸۵

مشرک قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرو

اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ

تو کیا وہ نہیں چلے پھرے زمین میں

فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

پس دیکھتے کہ کیسا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے

وہ زیادہ تھے ان سے (تعداد میں)	كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ
اور زیادہ سخت تھے قوت میں	وَ أَشَدَّ قُوَّةً
اور یادگاروں کے لحاظ سے زمین میں	وَ أَثَرًا فِي الْأَرْضِ
تو کام نہ آیا ان کے جو وہ کمایا کرتے تھے۔	فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٦﴾
پھر جب لائے ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل	فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ
وہ اترانے لگے اُس پر جو ان کے پاس کچھ علم تھا	فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ
اور گھیر لیا انہیں اُس (عذاب) نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔	وَ حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿١٧﴾
پھر جب انہوں نے دیکھا ہمارا عذاب	فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا
کہنے لگے ہم ایمان لائے اللہ پر اُس کی توحید کے ساتھ	قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ
اور ہم نے انکار کیا ان کا جنہیں ہم اُس کے ساتھ شریک کرنے والے تھے۔	وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿١٨﴾
پھر نہ تھا کہ فائدہ دیتا انہیں ان کا ایمان	فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَفْعُهُمْ إِيْمَانُهُمْ
جب انہوں نے دیکھ لیا ہمارا عذاب	لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا
یہی اللہ کا دستور ہے جو جاری رہا اُس کے بندوں میں	سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ
اور خسارے میں گئے اُس وقت کافر۔	وَ خَسِرَ هُنَا لِكَ الْكَافِرُونَ ﴿١٩﴾

ماضی میں کئی ایسی قومیں گزری ہیں جو موجودہ اقوام کے مقابلہ میں افرادی قوت میں کثیر، اسباب اور ٹیکنالوجی میں بہت آگے اور زمین پر اثرات چھوڑنے کے اعتبار سے انتہائی نمایاں تھیں۔ جب اُن کے پاس رسول علم ہدایت لے کر آئے تو انہوں نے اپنی ٹیکنالوجی اور علوم و فنون کو بہتر سمجھتے ہوئے علم ہدایت کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آفت آئی تو اُن کی ساری ٹیکنالوجی دھری رہ گئی۔ عذاب کے آثار دیکھ کر وہ اپنے جرائم کا اقرار کرنے لگے اور خالص توحید قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن اب اصلاح کا وقت گزر چکا تھا۔ عذاب آجانے یا موت کے آثار شروع ہو جانے کے بعد ایمان لانا یا توبہ کرنا اللہ تعالیٰ کو قبول نہیں۔ اب شدید عذاب نے اُن سرکشوں کو ملیا میٹ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۃ حم السجدة

اللہ تعالیٰ ہی کی طرف دعوت دینے کا بیان

اس سورۃ مبارکہ میں توحیدِ عملی کا یہ پہلو نمایاں ہے کہ دعوت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کی دی جائے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۸ قرآن کی عظمت اور دعوت
- آیات ۹ تا ۱۲ زمین اور آسمانوں کی تخلیق
- آیات ۱۳ تا ۱۸ سرکش قوموں کا دنیا میں انجام
- آیات ۱۹ تا ۲۹ سرکش قوموں کا آخرت میں انجام
- آیات ۳۰ تا ۳۶ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کردار عزیمت کے درجہ پر
- آیات ۳۷ تا ۳۹ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں
- آیات ۴۰ تا ۴۵ عظمت قرآن
- آیات ۴۶ تا ۴۸ روزِ قیامت اعمال کا نتیجہ
- آیات ۴۹ تا ۵۱ انسان کی ناشکری
- آیات ۵۲ تا ۵۴ عظمت قرآن

آیات ۱ تا ۵

قرآنِ حکیم کی عظمت اور مشرکین مکہ کی ہٹ دھرمی

ح۔م۔	ح۔م۔
تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①	نازل کیا جانا ہے (اس کتاب کا) بہت مہربان، ہمیشہ رحم

فرمانے والے کی طرف سے۔	
وہ کتاب ہے واضح کی گئیں جس کی آیات	كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهُ
عربی قرآن ہے	قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
اُن کے لیے جو جانتے ہیں۔	لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ۝۲
خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا ہے	بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا
تورخ پھیر لیا اُن کے اکثر نے	فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ
سو وہ نہیں سنتے۔	فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۳
اور اُنہوں نے کہا ہمارے دل پردے میں ہیں اُس سے تم بلاتے ہو ہمیں جس کی طرف	وَقَالُوْا اَقْلُوْا بَنٰی اٰیْكُنَّ مِمَّا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ
اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے	وَفِيْ اٰذَانِنَا وَقْرٌ
اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان حجاب ہے	وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ
پس تم کرتے رہو (اپنا کام)	فَاعْمَلْ
بے شک ہم بھی کرنے والے ہیں (اپنا کام)۔	اِنَّا عَمِلُوْنَ ۝۵

عظمت قرآن حکیم کے مندرجہ ذیل پہلو ان آیات میں بیان کیے گئے ہیں:

- i- قرآن حکیم کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے۔ اس کی مخالفت کسی انسان کی نہیں اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔

ii- یہ ایک ایسی ہستی کا کلام ہے جس کی رحمت میں جوش بھی ہے اور تسلسل بھی۔ یہ اُس کی رحمت کا مظہر ہے کہ پیدا کرنے اور رزق دینے کے ساتھ اُس نے زندگی سنوارنے کے لیے ہدایت کی روشنی بھی دکھائی ہے۔

iii- اس کتاب کی آیات خوب کھول کر بیان کی گئی ہیں اور صاف صاف بتایا گیا ہے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟

iv- قرآن حکیم کو آیات کی صورت میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور اسے ایک زندہ ، فصیح ، اور بلیغ زبان "عربی" میں نازل کیا گیا ہے۔ لہذا اس کتاب کا سیکھنا اور سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔

v- یہ کتاب اُن سعادت مندوں کو فائدہ دے گی جو علم رکھتے ہیں اور دانا ہیں۔ نادان لوگوں لئے یہ اسی طرح بے فائدہ ہے جس طرح ایک قیمتی ہیرا اُس شخص کے لئے بے فائدہ ہے جو ہیرے اور پتھر کا فرق نہیں جانتا۔

vi- یہ کتاب نیک لوگوں کو اجر عظیم کی بشارت دیتی ہے اور مجرموں کو دردناک عذاب سے خبردار کرتی ہے۔ گویا اس کتاب کی تعلیمات کو ماننا اور نہ ماننا برابر نہیں ہے۔

کفار مکہ کی بد قسمتی ہے کہ وہ اتنی عظیم نعمت کی ناقدری کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے بڑی ہٹ دھرمی سے کہہ رہے ہیں کہ آپ جو بھی دلیل ہمارے سامنے پیش کریں گے ہم آپ کی دعوت قبول نہیں کریں گے۔ آپ کی کوئی بات ہم پر اثر نہیں کرے گی۔ آپ تبلیغ کرتے رہیں اور ہم آپ کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ دل کی ایسی سختی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۸ تا ۶

قرآن حکیم کی دعوت

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

اے نبی! فرمائیے بے شک میں انسان ہوں تمہاری

طرح	
وہی کیا جاتا ہے میری طرف کہ تمہارا معبود ہے ایک ہی معبود	يُوحَىٰ اِلَىٰ اَنْبَاِ الْهِكْمِ اِلٰهٍ وَّاحِدٍ
پس سیدھے رہو اُس کی طرف	فَاَسْتَقْبُواْ اِلَيْهِ
اور بخشش مانگو اُس سے	وَاسْتَغْفِرُوْهُ
اور ہلاکت ہے مشرکین کے لیے۔	وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝۶
وہ جو نہیں دیتے زکوٰۃ	الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
اور وہی تو ہیں آخرت کا جو انکار کرنے والے ہیں۔	وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور انہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اُن کے لیے اجر ہے نہ ختم ہونے والا۔	لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرٌ مَّمْنُوْنَ ۝۸

قرآن حکیم کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ معبودِ واحد ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔ نبی اکرم ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ لوگوں کو اُس کی خالص بندگی کرنے اور اُس سے گناہوں کی بخشش طلب کرنے کا پیغام دے رہے ہیں۔ مشرکین مکہ اس دعوت کو قبول نہیں کر رہے لہذا اُن کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔ انہیں اُن کے جَدِّ امجد سیدنا اسماعیلؑ نے نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا تھا (سورۃ مریم آیت ۵۵)۔ نماز کی تو انہوں نے صورت بگاڑ دی (سورۃ انفال آیت ۳۵) اور زکوٰۃ سرے سے ادا ہی نہیں کرتے۔ پھر اصل جرم یہ ہے کہ انہیں آخرت کے حساب کتاب کا کوئی یقین نہیں۔ اسی لیے ہٹ

دھرمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ قرآن حکیم کی دعوت قبول کریں گے اور اس کے مطابق طرزِ عمل اختیار کریں گے، اُن کے لیے ایسا اجر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے ایسے ہی اجر کا مستحق بنائے۔ آمین!

آیات ۹ تا ۱۲

زمین اور آسمانوں کی تخلیق

اے نبی! فرمائیے کیا بے شک تم واقعی انکار کرتے ہو اُس کا جس نے بنائی زمین و دونوں میں	قُلْ اَيْنَکُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَئِیْنِ
اور تم بناتے ہو اُس کے شریک	وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا
وہی تمام جہانوں کا رب ہے۔	ذٰلِکَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۹
اور اُس نے بنائے اس میں گڑھے ہوئے پہاڑ اس کے اوپر سے	وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا
اور اُس نے برکت رکھی اس میں	وَبَرَکَ فِیْهَا
اور اندازے سے رکھیں اس میں اس کی غذائیں چار دنوں میں	وَقَدَّرَ فِیْهَا اَقْوَاتَهَا فِیْ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ
وہ برابر ہیں (ضرورت کے مطابق) تمام مانگنے والوں کے لیے۔	سَوَآءٌ لِّلرَّسَّالِیْنِ ۝۱۰
پھر اُس نے توجہ فرمائی آسمان کی طرف	ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ
اور وہ ایک دھواں تھا	وَهِیْ دُخَانٌ

فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ اِئْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا	پھر اُس نے فرمایا اُسے اور زمین سے حاضر ہو خوشی سے یا مجبوراً
قَالَتَا اَتَيْنَاكَ بِعَيْنٍ ۝۱۱	اُنہوں نے کہا ہم حاضر ہوتے ہیں خوشی سے۔
فَقَضَّاهُنَّ سَبْعَ سَعُوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ	پھر اُس نے بنادیا اُنہیں سات آسمان دودنوں میں
وَاَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَاءٍ اَمْرَهَا	اور وحی فرمائی ہر آسمان میں اُس کے کام کی
وَزَيَّنَّا السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحٍ	اور ہم نے سجایا قریبی آسمان کو چراغوں سے
وَحِفْظًا	اور محفوظ کیا ہوا
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۱۲	یہ مقرر کیا ہوا اندازہ ہے زبردست ، سب کچھ جاننے والے کا۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مجموعی طور پر چھ دنوں میں کائنات بنائی۔ انہی میں سے چار دنوں میں زمین بنائی، اُس کے توازن کے لیے اُس پر پہاڑوں کا بوجھ ڈالا، اُس کے اندر مختلف اشیاء کے خزانے سمودیے اور اُسے برکت و وسعت سے نوازا۔ اُس کے وسائل کو ایسی وسعت دی جو اُس پر بسنے والی تمام مخلوقات کے لیے کفایت کرنے والی ہے۔ آسمانوں کو اُس نے سات کی تعداد میں تخلیق فرمایا۔ پھر ہر آسمان کے لیے اُس کا عمل اور کردار طے کیا۔ آسمان دنیا کو ستاروں کے ذریعہ رونق بخشی اور ان ہی کے ذریعے وحی کی حفاظت کا انتظام کیا۔ اُس نے زمین اور آسمانوں کو حکم دیا کہ تمہیں میرے احکامات کے مطابق کردار ادا کرنا ہے۔ اُن دونوں نے بخوشی اُس کی فرمانبرداری قبول کی۔ جس اللہ نے یہ سب تخلیقی عمل کیا ہے کیا کوئی اور اُس کا شریک ہو سکتا ہے؟ افسوس ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والوں پر اور اُن پر بھی جو اُس کے وجود ہی کا انکار کرتے ہیں۔

آیات ۱۸ تا ۳۱

قرآن کی دعوت جھٹلانے والوں کا برا انجام

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿١٦﴾	پھر اگر وہ رخ پھیر لیں تو فرمائیے میں نے خبردار کر دیا تمہیں ایک کڑک سے اُس جیسی کڑک جو عاد اور ثمود پر آئی تھی۔
إِذْ جَاءَهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ	جب آئے اُن کے پاس رسول اُن کے آگے اور پیچھے (پھرتے اور کہتے ہوئے)
أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ	کہ تم عبادت مت کرو مگر اللہ کی
قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً	اُنہوں نے کہا اگر چاہتا ہمارا رب یقیناً نازل کر دیتا فرشتے
فَإِنَّا بآءِ أَرْسَلْتُمْ بِهِ كُفْرُونَ ﴿١٧﴾	پس بے شک ہم اُس کے، تم بھیجے گئے ہو جس کے ساتھ، انکار کرنے والے ہیں۔
فَأَمَّا عَادُ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ	پھر جو عاد تھے تو اُنہوں نے تکبر کیا زمین میں ناحق
وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً	اور کہا کون زیادہ سخت ہے ہم سے قوت میں؟
أَوْ لَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ	کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے پیدا کیا ہے اُنہیں
هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً	وہ زیادہ سخت ہے اُن سے قوت میں
وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٨﴾	اور وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔
فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحْسَاتٍ	تو ہم نے بھیجی اُن پر تند و تیز ہوا نحوست والے دنوں میں

لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	تاکہ ہم چکھائیں انہیں رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی	اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کرنے والا ہے
وَهُمْ لَا يُصْرُوْنَ ۝۱۲	اور اُن کی مدد نہیں کی جائے گی۔
وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدٰیْنَهُمْ	تو جو ثمود تھے ہم نے ہدایت دی انہیں
فَاَسْتَجَبُوْا الْعٰی عَلَى الْهُدٰی	تو انہوں نے پسند کیا اندھا رہنے کو ہدایت پر
فَاَخَذْنٰهُمْ صٰعِقَةً الْعَذَابِ الْهُوْنِ	تو آپکڑا انہیں ذلت والے عذاب کی کڑک نے
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۳	اُن گناہوں کی وجہ سے جو وہ کمایا کرتے تھے۔
وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اور ہم نے بچا لیا اُن کو جو ایمان لائے تھے
وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝۱۴	اور جو بچتے رہتے تھے اللہ کی نافرمانی سے۔

ان آیات میں اُن بد بختوں کے لیے وعید ہے جو قرآن حکیم کی صاف اور واضح دعوت حق کو جھٹلا رہے ہیں۔ انہیں دھمکی دی گئی کہ اُن کا انجام بھی وہی ہو گا جو عاد اور ثمود کا ہوا۔ سیدنا ہودؑ نے جب قوم عاد کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی تو انہوں نے تکبر سے اُس دعوت کو ٹھکرا دیا اور دعویٰ کیا کہ کوئی ہے جو ہم سے زیادہ طاقتور ہو؟ کوئی ہے جو ہمیں ہلاک کر سکتا ہو؟ جواب دیا گیا کہ جس اللہ نے اُنہیں بنایا ہے وہ اُن سے زیادہ طاقتور ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر اُن کے لیے منحوس دنوں میں تیز ہوا چھوڑی جس نے اُن کو رسوا کرتے ہوئے ہلاک کر دیا۔ آخرت کا عذاب اُن کے لیے زیادہ رسوا کن ہو گا۔ قوم ثمود نے سیدنا صالحؑ کی دعوت پر گمراہی کو ترجیح دی۔ انہیں آخر کار ایک زوردار زلزلے نے ہلاک کر دیا۔ یہ بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔ البتہ ہر دور میں ایمان لانے والے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنے والے عذاب سے محفوظ رہے۔

آیات ۱۹ تا ۲۴

مجرمین کے خلاف اُن کی آنکھوں، کان اور کھالوں کی گواہی

اور جس روز جمع کیے جائیں گے اللہ کے دشمن آگ کی طرف	وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ
پھر اُن کی الگ الگ گروہ بندی کی جائے گی۔	فَهُمْ يُوزَعُونَ ۱۹
یہاں تک کہ جب وہ آئیں گے آگ کے پاس	حَتّٰى اِذَا مَا جَاءُوهَا
گواہی دیں گے اُن کے خلاف اُن کے کان	شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ
اور اُن کی آنکھیں	وَاَبْصَارُهُمْ
اور اُن کی کھالیں	وَجُلُودُهُمْ
اُس کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔	بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۰
اور وہ کہیں گے اپنی کھالوں سے	وَقَالُوا اِلْجُودِهُمْ
کیوں تم نے گواہی دی ہمارے خلاف	لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا
کہیں گی کھالیں بولنے کی قوت دی ہمیں اُس اللہ نے جس نے بولنے کی قوت دی تھی ہر چیز کو	قَالُوا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِى اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ
اور اُسی نے پیدا کیا تھا تمہیں پہلی بار	وَهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ
اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جا رہے ہو۔	وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۲۱
اور تم نہیں پردہ کیا کرتے تھے کہ تمہارے خلاف گواہی	وَمَا كُنْتُمْ تُسْتَتِرُونَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ

سَبْعَكُمْ	دیں گے تمہارے کان
وَلَا ابْصَارَكُمْ	اور تمہاری آنکھیں
وَلَا جُلُودَكُمْ	اور تمہاری کھالیں
وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۲۱	اور لیکن تم گمان کرتے تھے کہ اللہ نہیں جانتا بہت سے کام اُن میں سے جو تم کرتے ہو۔
وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدَاكُمْ	اور تمہارے اِس گمان نے جو تم نے کیا اپنے رب کے بارے میں ہلاک کر دیا تمہیں
فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۲	سو تم ہو گئے خسارہ پانے والوں میں۔
فَاِنْ يَّصْبِرُوْا	پھر اگر وہ صبر کریں
فَالنَّارُ مَثْوٰی لَّهُمْ	تو آگ اُن کے لیے ٹھکانہ ہے
وَ اِنْ يَّسْتَغْنِبُوْا	اور اگر وہ معافی کی درخواست کریں
فَبَاْهُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝۲۳	تو نہ ہوں گے معاف کیے جانے والوں میں سے۔

روزِ قیامت مجرمین آتشِ جہنم کے پاس اکٹھے کیے جائیں گے اور جرائم کی شدت کے اعتبار سے اُن کی درجہ بندی ہوگی۔ پھر اُن پر جرائم ثابت کرنے کے لیے گواہ پیش ہوں گے۔ مجرمین کے لیے انتہائی پریشان کن صورت ہوگی جب اُن کی آنکھیں، کان اور کھالیں اُن کے خلاف گواہی دیں گی۔ وہ اُن سے شکایت کریں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ اُن کے اعضا جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ تم سمجھتے تھے کہ ہمارے جرائم سوپردوں میں ہو رہے ہیں اور اُنہیں کوئی نہیں جانتا۔ تمہارے

اسی گمان نے تمہیں برباد کر دیا۔ تم خاموش رہو یا آہ و فریاد کرو، تمہاری کوئی فریاد نہیں سنی جائے گی۔ اب تمہیں آگ کے عذاب سے دوچار ہونا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... اے اللہ محفوظ فرما ہمیں جہنم کے عذاب سے۔ آمین!

آیت ۲۵

برے لوگوں کے ساتھی بھی برے ہوتے ہیں

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ	اور ہم نے مقرر کر دیے اُن کے لیے کچھ ساتھی
فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ	تو اُنہوں نے خوشنما بنا دیا اُن کے لیے وہ جو اُن کے سامنے اور اُن کے پیچھے تھا
وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنَّ وَالْاِنْسِ	اور ثابت ہو گئی اُن پر بات، اُن قوموں کے ساتھ جو گزر چکی تھیں اُن سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے
اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾	بے شک وہ خسارہ پانے والے تھے۔

قانون فطرت یہ ہے کہ ہر شخص کو ویسے ہی دوست ملتے ہیں جیسا وہ خود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کی آزمائش کے لیے انہیں برے لوگوں کی رفاقت دیتا ہے۔ برے رفیقوں میں سب سے زیادہ گمراہ کرنے والا شیطان ہے جو ہر انسان کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ یہ برے ساتھی مزید جرائم کی راہ مجرمین کو سمجھاتے ہیں اور اُن کے جرائم کو اُن کے لیے مزین کرتے رہتے ہیں۔ اب وہ اپنی ماضی کی ہیرا پھیریوں پر فخر کرتے ہیں اور مستقبل کے حوالے سے بھی سہانے خواب دیکھتے ہیں۔ آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کی توفیق سے محروم کر دیے جاتے ہیں اور حقیقی و مستقل خسارے یعنی عذابِ جہنم کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

آیات ۲۶ تا ۲۹

تبلیغ قرآن سے دشمنی کا انجام

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا	اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا
لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ	مت سنو اس قرآن کو
وَالْغَوَافِیۡهِ	اور شور کرو اس میں (جب یہ سنایا جائے)
لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝۲۶	تاکہ تم غالب رہو۔
فَلَنذِیْقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِیۡدًا	تو ہم ضرور چکھائیں گے اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ہے شدید عذاب
وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَسْوَا الَّذِیۡ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۲۷	اور ہم ضرور بدلہ دیں گے انہیں اُن بدترین اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔
ذٰلِكَ جَزَاءُ اَعْدَاءِ اللّٰهِ النَّارُ	یہ بدلہ ہے اللہ کے دشمنوں کا آگ
لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ	اُن کے لیے اُسی میں ہے ہمیشہ رہنے کا گھر
جَزَاءٌۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُجْحَدُوْنَ ۝۲۸	بدلہ ہے اُس کا جو وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا	اور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
رَبَّنَا اِنَّا الَّذِیۡنَ اَضَلَّنَا مِنَ الْجِنَّۃِ وَالْاِنۡسِ	اے ہمارے رب! دکھا ہمیں وہ دونوں جنہوں نے گمراہ کیا ہمیں جنوں اور انسانوں میں سے

نَجْعَلُهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا	تاکہ ہم ڈالیں اُن دونوں کو اپنے قدموں کے نیچے
لِيَكُونَا مِنَ الْاسْفَلِيْنَ ﴿۳۶﴾	تاکہ وہ ہو جائیں پست ترین لوگوں میں سے۔

مشرکین مکہ جانتے تھے کہ اگر نبی اکرم ﷺ تبلیغ قرآن کرتے رہے تو لوگ قرآن حکیم کی تاثیر سے فیض یاب ہو کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے اور آخر کار اسلام غالب ہو جائے گا۔ انہوں نے طے کیا کہ اگر اپنا غلبہ برقرار رکھنا ہے تو قرآن کی تبلیغ میں رکاوٹ ڈالو۔ جب سیدنا محمد ﷺ لوگوں کو قرآن سنائیں تو شور شرابہ کرو اور اعتراضات کرو تاکہ قرآن کا پیغام لوگوں تک نہ پہنچے۔ تبلیغ قرآن کے دشمنوں کو ان آیات میں دھمکی دی گئی کہ عنقریب انہیں بدترین عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم کی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔ جن لوگوں کو انہوں نے گمراہ کیا ہے وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے التجا کریں گے کہ ہمیں گمراہ کرنے والے دکھائے جائیں تاکہ ہم انہیں اپنے قدموں تلے روند کر ذلیل کریں۔ دنیا میں تو وہ اپنے لیڈروں، پیشواؤں اور فریب دینے والے شیاطین کے اشاروں پر ناپتے رہے، مگر جب قیامت کے روز انہیں پتہ چلے گا کہ یہ رہنما انہیں کہاں لے آئے ہیں تو پھر یہ چاہیں گے کہ وہ کسی طرح ان کے ہاتھ آ جائیں تو پکڑ کر انہیں رسوا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ قرآن کے مبارک کام کے لیے قبول فرمائے اور جان و مال سے اس پاکیزہ مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۰ تا ۳۲

کل تعلیماتِ دینی کا خلاصہ و عطر "استقامت"

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا	بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا	پھر ڈٹ گئے (اس پر)

تَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	نازل ہوتے ہیں اُن پر فرشتے (یہ کہتے ہوئے)
اَلَّا تَخٰفُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو
وَابْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ۝۱۰	اور خوشخبری لو اُس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔
نَحْنُ اَوَّلٰیُّكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ	ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی
وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهٰی اَنْفُسُكُمْ	اور تمہارے لیے اُس میں وہ کچھ ہے جو چاہیں گے تمہارے جی
وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝۱۱	اور تمہارے لیے اُس میں وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے۔
نُزُلًا مِّنْ عَفْوٍ رَّحِیْمٍ ۝۱۲	مہمانی ہے بہت بخشنے والے، ہمیشہ رحم کرنے والے کی طرف سے۔

ان آیات میں کل دینی تقاضوں کی ادائیگی کے لیے لفظ استقامت آیا ہے۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ حقیقت یوں بیان ہوئی:

عَنْ سَفِيَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمَنِيّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَ سَيِّدُ نَافِثَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمَنِيّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَ سَيِّدُ نَافِثَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمَنِيّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَ

فرمایا "کہو میں ایمان لایا اللہ پر پھر (اس پر) ڈٹ جاؤ"۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کو رب یعنی مالک اور پروردگار مان لینے کے بعد استقامت ظاہری یہ ہے کہ:

- i- عبادتِ رب یعنی دلی آمادگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کرنا
 ii- امر بالمعروف یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی جاری و ساری کرنے کی کوشش کرنا۔
 iii- نہی عن المنکر یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو مٹانے کے لیے تن من دھن لگانا۔
 استقامت باطنی سے مراد ہے کہ :

- i- راضی برضائے رب ہونا یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی رہنا۔
 ii- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا یعنی ہر نعمت کو اُسی کی عطا سمجھنا اور اس پر نہ اترنا۔
 iii- مَخَافَةُ اللَّهِ یعنی اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرنا۔
 iv- توکل علی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور اُسی سے امید رکھنا۔
 v- تفویض الامر الی اللہ یعنی تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا۔

گویا لفظ استقامت میں ایک قیامت مضمر ہے۔ اسی لیے صوفیاء کرام کا قول ہے کہ: اَلْاِسْتِقَامَةُ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ كَرَامَةٍ "استقامت بہتر ہے ہزار کرامتوں سے"۔

جو لوگ استقامت کی سعادت حاصل کرتے ہیں فرشتے دنیا میں اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ نہ ماضی کے حادثات پر غم کرو اور نہ مستقبل کے حوالے سے فکر کرو۔ تمہارا حال اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہے لہذا کسی اندیشہ کی ضرورت نہیں۔ تمہاری ہر بگڑی وہ بنا دے گا

کار سازِ ما بکَرِ کارِ ما

فکرِ مادرِ کارِ ما آزارِ ما

"ہمارا کار ساز ہمارے مسائل کے حل کا دھیان رکھتا ہے۔ ہمارا بذاتِ خود اپنے مسائل کے حل کے بارے میں متفکر ہونا ہمیں پریشان کر دیتا ہے"۔

پھر فرشتے آخرت کے حوالے سے بھی خوشخبری دیتے ہیں کہ وہاں تمام نفسانی خواہشات کی تسکین کا سامان ہوگا اور وہ سب کچھ ملے گا جو انسان طلب کرے گا۔ یہ سب ابتدائی ضیافت ہوگی۔ اصل انعام کیا ہے؟ حدیث مبارکہ میں اس کی وضاحت بیان ہوئی:

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاَقْرَبُ مَا اُنْزِلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قُرْآنٍ اَعْيُنٌ (بخاری، مسلم)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تیار کر رکھی ہیں وہ نعمتیں اپنے نیک بندوں کے لیے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے انہیں اور نہ کسی کان نے سنا ہے ذکر اُن کا اور نہ ہی گزرا ہے خیال اُن کا کسی دل پر اور پڑھ لو اگر تم چاہو فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرْآنٍ اَعْيُنٌ... پس نہیں جانتا کوئی شخص کہ کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے اُن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے (سورہ سجده آیت ۴۱)۔"

آیت ۳۳

بہترین بات۔ دعوتِ اِلٰی اللہ

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ	اور کون زیادہ اچھا ہے بات کے اعتبار سے اُس سے جس نے دعوت دی اللہ کی طرف
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور عمل کیا اچھا
وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾	اور کہا بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین بات اُس کی ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اُس کی بندگی کی طرف بلائے۔ یہ عمل انسان کے لیے صدقہ جاریہ اور دوسروں کے لیے جہنم کی آگ سے بچانے والا، پائیدار خدمتِ خلق کا کام ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ اس دعوت کو اُسی صورت میں پسند فرماتا ہے جب کہ انسان خود بھی

دعوت کے مطابق عمل کر رہا ہو۔ مزید یہ کہ دعوت دیتے ہوئے خود کو پارسا اور دوسروں کو حقیر نہ سمجھے۔ اسی طرح دعوت کی بنیاد پر مسلمانوں میں کوئی نیا فرقہ پیدا نہ کر دے بلکہ عام مسلمانوں میں شامل رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعوت الی اللہ کے پسندیدہ عمل کو اختیار کرنے اور اُس کے جملہ تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۴ تا ۳۶

برائی کا جواب اچھائی سے دو

اور برابر نہیں ہوتی نیکی اور نہ برائی	وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ
جواب دو (برائی کا) اُس طور پر جو بہت ہی اچھا ہے	اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ
تو اُس وقت وہ کہ جس کے درمیان اور تمہارے درمیان دشمنی ہے	فَاِذَا الَّذِیْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ
ایسے ہو جائے گا جیسے گرم جوش دوست۔	كَانَتْ وَلِیُّ حَبِیْمٍ ﴿۳۴﴾
اور نہیں دی جاتی یہ سعادت مگر اُن کو جنہوں نے صبر کیا	وَمَا یُلْقِیْهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا
اور نہیں دی جاتی یہ سعادت مگر انہیں جو بڑے نصیب والے ہیں۔	وَمَا یُلْقِیْهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾
اور اگر اکسائے آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی چھیڑ	وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْعٌ
تو مانگیے اللہ کی پناہ	فَاَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

اِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾

بے شک وہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

ان آیات میں دعوت کے مرحلے سے متعلق ایک اہم ہدایت دی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو تلقین کی جا رہی ہے کہ دعوت کے مخالفین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ وہ طنز کریں اور گالیاں دیں تو اُن کے حق میں ہدایت کی دعا کی جائے۔ وہ تشدد کریں تو خندہ پیشانی سے اُسے برداشت کریں۔ البتہ اپنے موقف پر ثابت قدم رہیں۔ یہ دراصل صبر کی اعلیٰ ترین منزل کا بیان ہے۔ کسی کی مخالفت میں خاموش رہنا اور جواب نہ دینا بھی صبر ہے۔ اعلیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ برائی کا جواب بھلائی سے دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کے برپا کردہ انقلاب کا یہ اہم مرحلہ تھا کہ جب تک مناسب قوت فراہم نہیں ہوتی برائی کا جواب اچھائی سے دیا جائے۔ اس طرزِ عمل سے جانی دشمن بھی گرم جوش دوست بن جاتا ہے۔ اس طرزِ عمل کو صبر محض (Passive Resistance) کہا جاتا ہے۔ مخالفت کے جواب میں صبر محض کی روش کی حکمت یہ ہے کہ:

i۔ اس طرزِ عمل سے اپنی افرادی قوت کو بچایا جاتا ہے کیونکہ مخالفین کو انہیں مٹانے کا اخلاقی جواز نہیں ملتا۔
ii۔ دعوت و تبلیغ کے ذریعہ اور برائی کا جواب برائی سے نہ دے کر معاشرے کی خاموش اکثریت کی ہمدردیاں حاصل کر کے اپنی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

iii۔ ساتھیوں کی تربیت کے لیے مہلت لی جاسکے۔

iv۔ ساتھیوں میں انتقام کے جذبہ کو پکایا جائے تاکہ وقت آنے پر باطل کے خلاف بھرپور وار کیا جاسکے۔
البتہ برائی کا جواب اچھائی سے دینا آسان نہیں۔ نفس بدلہ لینے پر اکساتا ہے۔ یہ سعادت وہی حاصل کر سکتے ہیں جو بہت زیادہ صبر کرنے والے اور بڑے نصیب والے ہوں۔ البتہ اگر کبھی شیطان انسان کو مشتعل کر کے کوئی سخت بات کہلوا ہی دے تو فوراً اللہ کی پناہ طلب کی جائے۔ اللہ سب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اُس کی رحمت سے امید ہے کہ وہ معاف فرمادے گا۔

آیات ۷ تا ۳۸

مظاہر قدرت کو سجدہ نہ کرو

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ	اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ	اور سورج اور چاند
لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ	نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ ہی چاند کو
وَأَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ	اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے پیدا کیا ہے انہیں
إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٤﴾	اگر تم صرف اُسی کی عبادت کرتے ہو۔
فَإِنْ اسْتَكْبَرُوا	پھر اگر وہ تکبر کریں
فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ	تو وہ فرشتے جو تمہارے رب کے پاس ہیں
يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ	تسبیح کرتے ہیں اُس کی رات اور دن
وَهُمْ لَا يَسْغَمُونَ ﴿٣٥﴾	اور وہ نہیں اکتاتے۔

رات اور دن، سورج اور چاند بلاشبہ عظیم مظاہر قدرت ہیں۔ البتہ اصل تعریف مظاہر قدرت کی نہیں اُس اللہ کی ہے جو ان سب کا خالق اور ظاہر کرنے والا ہے۔ لہذا پرلے درجے کی گراہی ہے کہ خالق کے بجائے مخلوق کو معبود مان کر اُس کے سامنے سجدہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے مقربین تو دن رات اُس کی تسبیح کرتے ہیں اور کبھی بھی اُس کی تسبیح اور فرمانبرداری سے تھکتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مقربین کا سا طرزِ عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۳۹

زمین کو زندہ کرنے والا انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا

وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً	اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم دیکھتے ہو زمین کو کہ وہ خشک تھی
فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ	تو ہم نے نازل کیا اُس پر پانی
اِهْتَزَّتْ وَرَبَتْ	تو اُس نے حرکت کی اور ابھری
اِنَّ الَّذِي اَحْيَاهَا	بے شک جس اللہ نے زندہ کیا اُسے
لَكُمُ الْبَوْنَى	یقیناً وہ زندہ کرنے والا ہے مردوں کو بھی
اِنَّهٗ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۹	بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

زمین اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے۔ خشک سالی کی وجہ سے یہ بنجر اور ویران نظر آتی ہے گویا مردہ ہو۔ اچانک اُس پر بارش کا نزول ہوتا ہے اور یہ سبزے اور مختلف نباتات سے نہ صرف زندہ بلکہ انتہائی حسین و جمیل ہو جاتی ہے۔ غور کا مقام ہے کہ جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے کیا وہ انسانوں کو مرنے کے بعد زندہ نہیں کر سکتا؟ بلاشبہ وہ ایسا کر سکتا ہے اور وہ تو سب کچھ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

آیات ۴۰ تا ۴۲

عظمت قرآن

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ آيٰتِنَا	بے شک وہ لوگ جو ٹیڑھی روش اختیار کرتے ہیں
---	---

ہماری آیات کے بارے میں	
وہ چھپے ہوئے نہیں ہیں ہم سے	لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا
تو کیا وہ شخص جو پھینکا جائے آگ میں	أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ
بہتر ہے یا وہ جو آئے امن کی حالت میں روزِ قیامت؟	خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
کرو تم جو چاہو	اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
بے شک وہ اُسے جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔	إِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۴۰﴾
بے شک وہ لوگ (بھی چھپے ہوئے نہیں ہیں ہم سے) جنہوں نے انکار کیا اس نصیحت کا	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ
جب وہ اُن کے پاس آئی	لَهَا جَاءَهُمْ
اور بے شک وہ یقیناً ایک باعزت کتاب ہے۔	وَإِنَّهٗ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿۴۱﴾
نہیں آتا اس کے پاس باطل اس کے سامنے سے	لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
اور نہ ہی اس کے پیچھے سے	وَلَا مِنْ خَلْفِهِ
نازل کیا جانا ہے (اس کا) بہت کمالِ حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے۔	تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَنِيدٍ ﴿۴۲﴾

ان آیات میں ایسے لوگوں کے لیے شدید وعید ہے جو قرآنِ حکیم کی آیات کا انکار کرتے ہیں یا اُن کے مفہوم میں تحریف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآنِ حکیم ایک زبردست کتاب ہے۔ آگاہ کیا گیا کہ جو لوگ اس کتاب کے مضامین پر کھلم کھلا اعتراضات کریں گے یا کوئی لبادہ اوڑھ کر دھوکہ دینے کے انداز میں قرآن میں شکوک و شبہات پیدا کریں گے، ایسے لوگوں کی تمام کوششیں قرآن خود ہی ناکام بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کے صرف الفاظ کی نہیں بلکہ اس کے صحیح مفہوم کی حفاظت بھی اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ بقول اقبال

حرفِ او را ریب نے ، تبدیل نے

آیہ آش شرمندہ تعبیر نے

"اس کے متن میں شک نہیں ہو سکتا، اس کے متن میں تبدیلی نہیں ہو سکتی، اس کی آیات کی باطل تفسیر نہیں کی جاسکتی"۔ مولانا مودودی ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے قرآنِ حکیم کی عظمت یوں بیان فرماتے ہیں: "اس میں صداقت کا زور ہے۔ علمِ حق کا زور ہے۔ دلیل و حجت کا زور ہے۔ زبان اور بیان کا زور ہے۔ بھیجنے والے خدا کی خدائی کا زور ہے اور پیش کرنے والے رسول ﷺ کی شخصیت کا زور ہے۔ جھوٹ اور کھوکھلے پروپیگنڈے کے ہتھیاروں سے کوئی اسے زک دینا چاہے تو کیسے دے سکتا ہے"۔ جو بد باطن قرآنِ حکیم کی آیات کا سیاق و سباق سے ہٹ کر یا احادیث مبارکہ سے ملنے والی رہنمائی کے برخلاف یا غلط محل و مقام کے حوالے سے مفہوم بیان کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں خواہشاتِ نفس کے تحت اللہ تعالیٰ کی ہدایت میں تحریف کی کوشش کر لیں لیکن عنقریب روزِ قیامت وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مجرم بن کر حاضر ہوں گے۔ ایسا ہی برا انجام اُن کا بھی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

آیات ۴۳ تا ۴۶

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

اے نبی! نہیں کہا جائے گا آپ سے مگر وہی جو کہا گیا ان رسولوں سے جو آپ سے پہلے تھے	مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ
بے شک آپ کا رب یقیناً بڑی بخشش والا اور بہت دردناک عذاب والا ہے۔	إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝۲۱
اور اگر ہم بنا دیتے اُس کو غیر عربی قرآن	وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَجَبِيًّا
یقیناً وہ کہتے کیوں نہ واضح کی گئیں اس کی آیات	لَقَالُوا كُوْلا فَصَلَّتْ آيَتُهُ
(کتاب) غیر عربی اور (مخاطبین) عربی	ءَاَعْجَبِيَّ وَعَرَبِيٌّ
فرمائیے قرآن اُن کے لیے جو ایمان لائے ہدایت اور شفا ہے	قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ
اور جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں بوجھ ہے	وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِيْ اٰذَانِهِمْ وَقُرْ
اور قرآن اُن کے حق میں اندھا ہونے کا باعث ہے	وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَسَىٰ
یہ وہ لوگ ہیں جنہیں پکارا جا رہا ہے بہت دور کی جگہ سے۔	اُولٰٓئِكَ يَنْادُوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝۲۲
اور یقیناً ہم نے دی موسیٰ کو کتاب	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى الْكِتٰبَ
پھر اختلاف کیا گیا اُس میں	فَاخْتَلَفَ فِيْهِ
اور اگر نہ ہوتی وہ بات جو پہلے سے طے ہو چکی	وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ

آپؐ کے ربؐ کی طرف سے	
تو ضرور فیصلہ کر دیا جاتا اُن کے درمیان	لَقَضٰی بَيْنَهُمْ
اور بے شک وہ یقیناً اس (قرآن) کے حوالے سے	وَ اِنَّهُمْ لَغٰی شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ۝۵
بے چین کرنے والے شک میں ہیں۔	
جس نے عمل کیا اچھا سو اپنے ہی لیے	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
اور جس نے برائی کی سو اُسی پر ہوگی	وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلٰیهَا
اور نہیں ہے آپؐ کا ربؐ ذرا بھی ظلم کرنے والا	وَمَا رَبُّكَ بِظَلّٰمٍ لِّلْعٰبِیْدِ ۝۶
بندوں پر۔	

یہ آیات نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون بیان کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ماضی میں رسولوں کو اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے حوالے سے ایسے ہی اعتراضات کا سامنا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بہت بخشنے والا ہے لیکن سخت سزا دینے والا بھی ہے۔ جہاں وہ اپنے رسولوں اور سچے اہل ایمان کو بھرپور اجر سے نوازے گا وہیں حق کے مخالفین کو عبرتناک سزا بھی دے گا۔ حق کے مخالفین نے طے کر رکھا ہے کہ حق کو قبول نہیں کرنا۔ اگر قرآن حکیم کو کسی عجمی زبان میں نازل کیا جاتا اور آپ ﷺ اُسے پڑھ کر سناتے تو یہ امر باعث حیرت ہوتا کہ عربی بولنے والا رسول عجمی کلام سن رہا ہے۔ لیکن مخالفین نے پھر بھی اعتراض کرنا تھا کہ عربوں کی ہدایت کے لیے عجمی زبان میں وحی کیوں نازل کی گئی ہے؟۔ آپ ﷺ ان سے صاف صاف کہہ دیں کہ یہ قرآن مخلص اہل ایمان کے لیے ہدایت بھی ہے اور اُن کی جملہ باطنی بیماریوں کے لیے شفا بھی۔ البتہ جو حق کی مخالفت میں ڈٹ گئے ہیں یہ قرآن اُن کی ضد میں اضافہ کا باعث اور انہیں ہدایت سے مزید محروم کرنے والا ہے۔ ماضی میں سیدنا موسیٰؑ کے ساتھ بھی مخالفین نے یہی طرزِ عمل اختیار کیا۔ اس

کی وجہ سے بعض سادہ لوح لوگ بھی شکوک و شبہات کا شکار ہو گئے۔ عنقریب نتیجہ ظاہر ہو کر رہے گا۔ اچھے عمل کرنے والے سرخرو ہوں گے، حق کی مخالفت کرنے والے ذلیل و رسوا ہوں گے۔ نتیجہ کردار کی بنیاد پر ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔
